انٹرنیٹ پر اہل حق کا منفرد تربیتی میگزین

ماہنامہ

ابلاغ حق

آن لائن

مارچ 2012

بقاء کا راز

برف کی سلوں پر گھنٹوں لیٹ کر بھی اپنے موقف سے پیچھے
نہ ہٹنے والے جری انسان کا تذکرہ۔ جسے ڈرایا گیا، دھمکایا گیا
لیکن وہ تو اس راہ میں فنا ہو جانے کو ہی دائمی بقا جان چکا تھا

ان پیج سیکھیے

پوری دنیا 4G کے مزے لوٹ رہی ہے۔
پاکستان ابھی 3G سے محروم ہے۔ آخر کیوں؟؟
حذیفہ نعمان کے شعلہ بار قلم سے

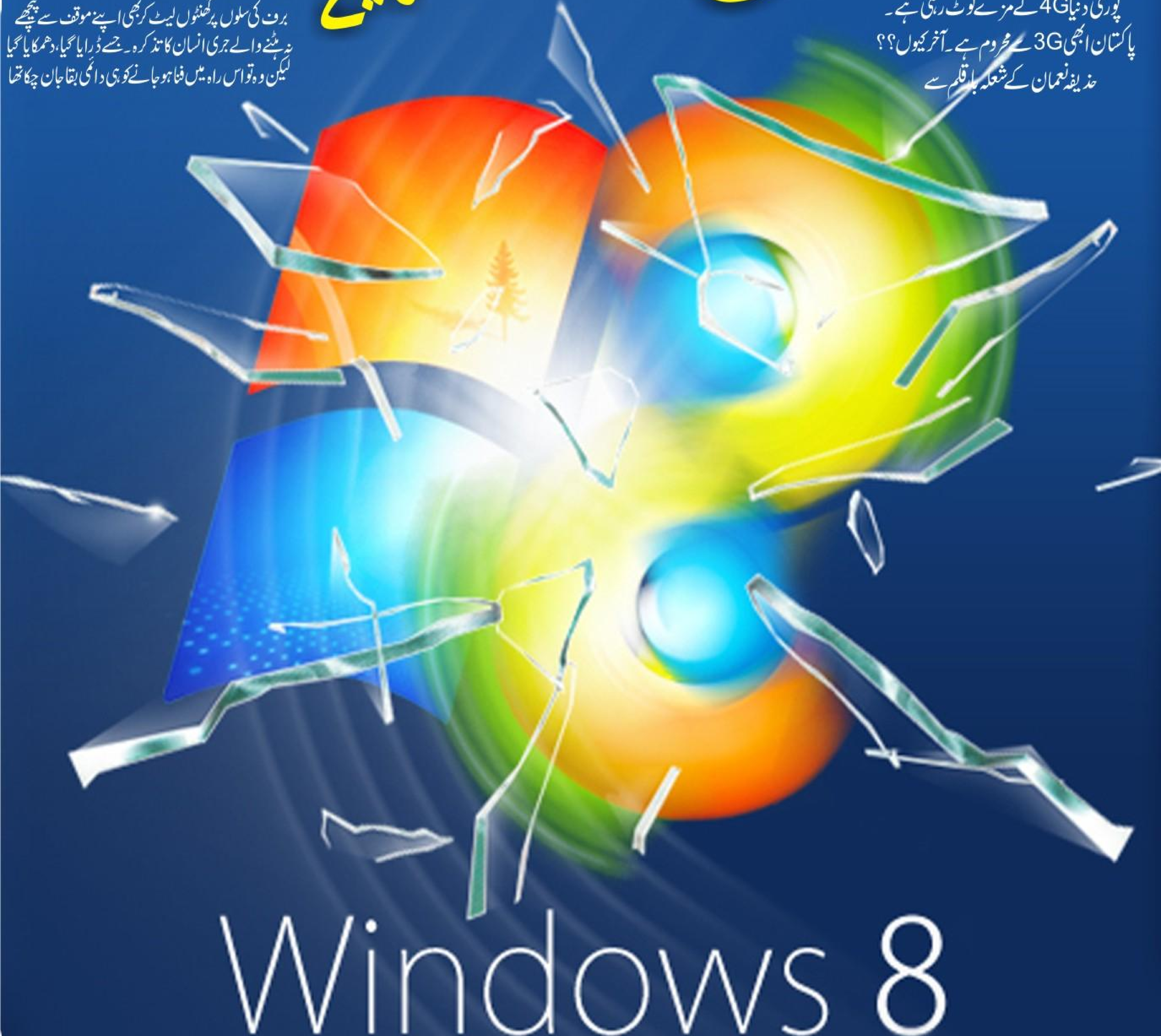

Windows 8

میں کیا منفرد ہوگا؟؟؟

ماہنامہ

انٹرنیٹ پر اہل حق کا منفرد تربیتی میگزین

ابلاغ حق

آن لائن

شمارہ نمبر 3 | مارچ 2012 | جلد نمبر 1

زیر سرپرستی

مفکر اسلام فضیلۃ الشیخ محمد اسلم شفیق صاحب

فضیلۃ الشیخ محمد معاویہ اعظم صاحب

فضیلۃ الشیخ محمد اسامہ رضوان صاحب

ایڈیٹر

آیان احمد

سب ایڈیٹر

یاسر کلیم، معاویہ حیدر

مجلس ادارات

عفان المجاہد، اہلسنت ڈیفنڈر

حق نواز فاروقی، مبین رشید

مجلس مشاورت

مولانا قاری منصور احمد (کالم نگار ضرب مومن)

مولانا احمد یار احمد لاہوری (مہتمم دار العلوم لاہور)

ڈاکٹر مفتی منصور احمد (پی ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی لاہور)

مولانا انعام اللہ (امیر جھنگوی میڈیا موومنٹ)

رانا فاروق طاہر (ایڈیٹر ماہنامہ زاد الفردوس)

سید حسان اکبر گیلانی (مرکزی صدر تنظیم طلبہ اسلام)

حذیفہ نعمان (سافٹ ویئر انجینئر)

ڈیزائنر: نصر اللہ جھنگوی

کمپوزر: عاطف معاویہ

فہرست

اداریہ 1

حمد و نعت 2,3

اس ماہ کا روشن ستارہ 7,8

ابلاغ فیچرز

انتخاب 4,5,6

سائبیر جہاد 9,10

تنظیموں پر پابندی 29,30,31,32

ٹائٹل سٹوری

بقاء کا راز 18,19

پاکستان میں تھری جی 13,14,15

ونڈوز 8 20,21,22,23

ابلاغ سکول

ان پیج سیکھیں 24,25

ونڈوز 7 میں Stereo Mix 26,27

Gmail کے تھیم میں تبدیلی 17

نیٹ خزانہ

کارآمد ویب سائٹس 11,12

اہم خبریں 16

انٹرنیٹ سیکیورٹی

کی لوگرز 28

برائے رابطہ

ablaghehaq@gmail.com

www.facebook.com/ablaghehaq

www.ablaghehaq.com

اداریہ

جب ابلاغ حق کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو ہم نے پہلے دن سے ہی یہ سوچا تھا کہ میگزینز کی دنیا صرف ایک نئے میگزین کا اضافہ نہیں کرنا بلکہ ابلاغ حق کو ایک تحریک بنانا ہے۔۔۔مشن کو مؤثر انداز میں پھیلانے کیلئے جدید ٹیکنالوجیز سیکھنے سکھانے کی تحریک۔۔۔انٹرنیٹ پر موجود دینی طبقوں کو متحد کرنے کی تحریک۔۔۔انٹرنیٹ پر کسی بھی دینی گروپ کو درپیش مسائل کو حل کروانے کی تحریک۔۔۔اور الحمدللہ قلیل عرصہ میں ہماری تحریک نے کامیابی کی جانب سفر کا آغاز کر دیا ہے۔

لوگوں میں جدید ٹیکنالوجیز سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ مجھے وہ مناظر کبھی نہیں بھولیں گے جب اہلسنت والجماعت کی تاریخ میں پہلی بار ''کمپیوٹر ورکشاپس'' کا انعقاد کیا گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلی ورکشاپ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اہلسنت والجماعت پنجاب کے سیکریٹری اطلاعات ''سید علی معاویہ شاہ صاحب'' نے فرمایا تھا کہ کمپیوٹر ورکشاپس کے انعقاد سے سپاہ صحابہ اپنے نئے دور کا آغاز کر رہی ہے۔ تین روزہ اس ورکشاپ میں اہلسنت والجماعت کی انٹرنیٹ ونگ نے طلباء کے لئے کمپیوٹر لیب کا اہتمام بھی کیا تھا۔طلباء کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام بھی انٹرنیٹ ونگ نے کیا تھا۔اور ان تین دنوں میں دن رات کا فرق کئے بغیر کلاسز کی گئی۔ ہر کلاس کے بعد پریکٹس کروائی جاتی تا کہ جو کچھ سکھایا گیا طلباء کو ذہن نشین ہو جائے۔ساتھ ساتھ اہم چیزوں کے نوٹس بھی فراہم کئے گئے۔صرف ایک ورکشاپ کر کے ہی خاموشی نہیں بلکہ ورکشاپس کا یہ سلسلہ بڑی کامیابی سے جاری ہے۔اور مختلف شہروں میں لوگ انٹرنیٹ ونگ کو ایسی ورکشاپس منعقد کرنے کا اصرار کر رہے ہیں۔جی ہاں! کھیپ تیار ہونا شروع ہو گئی ہے۔ باہمت، باعزم، جذبوں سے سرشار اور مشن کی تڑپ لئے ہوئے جدید ٹیکنالوجیز کے ماہرین کی کھیپ۔۔۔جو آنے والے وقتوں میں الیکٹرانک میڈیا میں کفر کی یلغار کو روکنے کیلئے ایک مضبوط دیوار ثابت ہوں گے۔میرا دل کرتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کی انٹرنیٹ ونگ کے ایک ایک رکن کو خراج تحسین پیش کرنے کا، جنہوں نے ابلاغ حق کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے بے سروسامانی کی حالت میں وہ کر دکھایا جو کسی بھی دینی جماعت کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوا۔اور مبارکباد کے مستحق ہیں وہ طلباء جنہوں نے انٹرنیٹ ونگ کے قدم بقدم چلنے کیلئے عزم وہمت کے ساتھ جدید ٹیکنالوجیز کو سیکھا۔ مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ آخری نہیں پہلا چراغ ہے۔ آیئے چراغ سے چراغ جلانے کی کوشش کریں۔اس کوشش میں آیان احمد آپ کے ساتھ ہے۔

والسلام

آپ کا مخلص

آیان احمد

حمد

دم بدم لا الہ الا اللہ

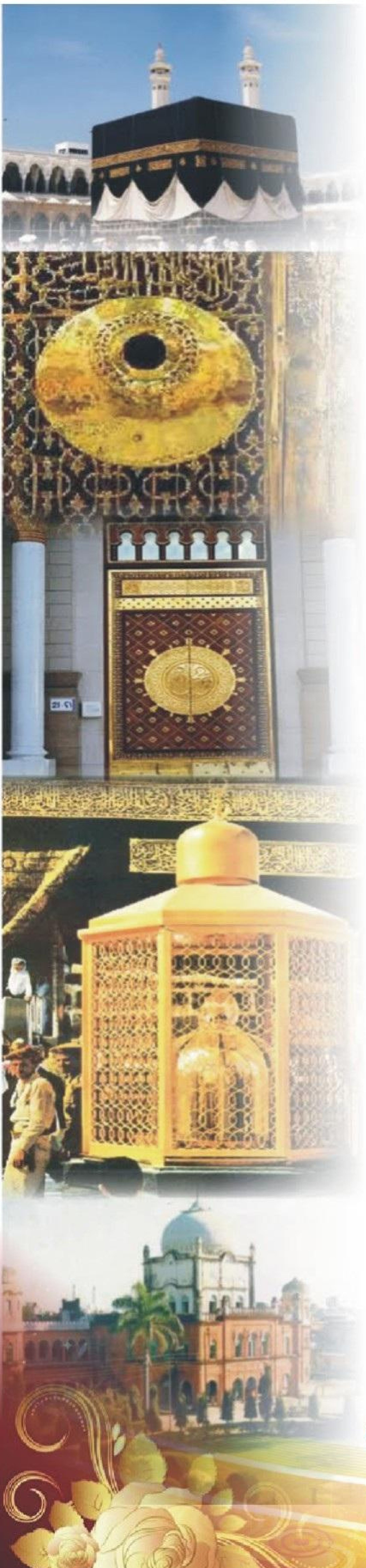

حمد ِباری مری زباں پر ہے
وجد طاری مری زباں پر ہے
دم بدم لا الہ الا اللہ
ذکر جاری مری زباں پر ہے
ہے تصور میں روضۂ اطہر
نعت پیاری مری زبان پر ہے
نعت گوئی مرا شعار ہوئی
کس نے واری مری زباں پر ہے ؟
ذکر پیارو ں کا چار یاروں رضی اللہ عنہم کا
باری باری مری زباں پر ہے
حرفِ مطلب ادا نہیں ہوتا
عرض بھاری مری زباں پر ہے
صبر جانکاہ میرے دل میں ہے
شکرِ باری مری زباں پر ہے
شب کا پچھلا پہر ہے اور نفیس
آہ و زاری مری زباں پر ہے

سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ
(صفر المظفر ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء)

ہدیہ نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری نعت جو سنوں دل میرا جھوم اٹھے
رگ رگ کو تازگی ملے فضا بھی جھوم اٹھے صلی اللہ علیہ وسلم

تیری مدح سرائی سے مجھ کو خوشی ملی
تیرا نام جو لیا دل کو ٹھنڈک ملی صلی اللہ علیہ وسل

ظلمت دور ہوئی ھدایت مقدور ہوئی
تیری سیرت سے دنیا مری جنت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم

وحدت کی روشنی تو نے پھیلائی
شرک و بدعت کی تاریکی تو نے مٹائی صلی اللہ علیہ وسلم

صدقے ترے آقا ﷺ قرآں ملا مسلم ہوا
رب سے ناتا جڑا تیری شفاعت کا آسرا ہوا صلی اللہ علیہ وسلم

عالم نفسی نفسی میں بھی پکارے امتی امتی
گئے عرش پہ تو بھی یاد ہے امتی امتی صلی اللہ علیہ وسلم

ٹوٹے دلوں کو آپ ﷺ نے جوڑ دیا
رخ جنت کی طرف سب کا موڑ دیا صلی اللہ علیہ وسلم

تری آمد سے ہوئے بہاروں کے بسیرے
تیری نظر کرم سے ہوگئے ذرے ستارے صلی ا اللہ علیہ وسلم

سب نے مانگیں دعائیں ترے ملن کی آقا ﷺ
شب معراج ہوا سب کا نایاب ارماں پورا صلی اللہ علیہ وسلم

شاعرہ: ثانیہ میمن (ڈسٹرکٹ خیرپور)

فتنوں کے تعاقب اور اشاعت اسلام کے لئے جدید میڈیا کا استعمال

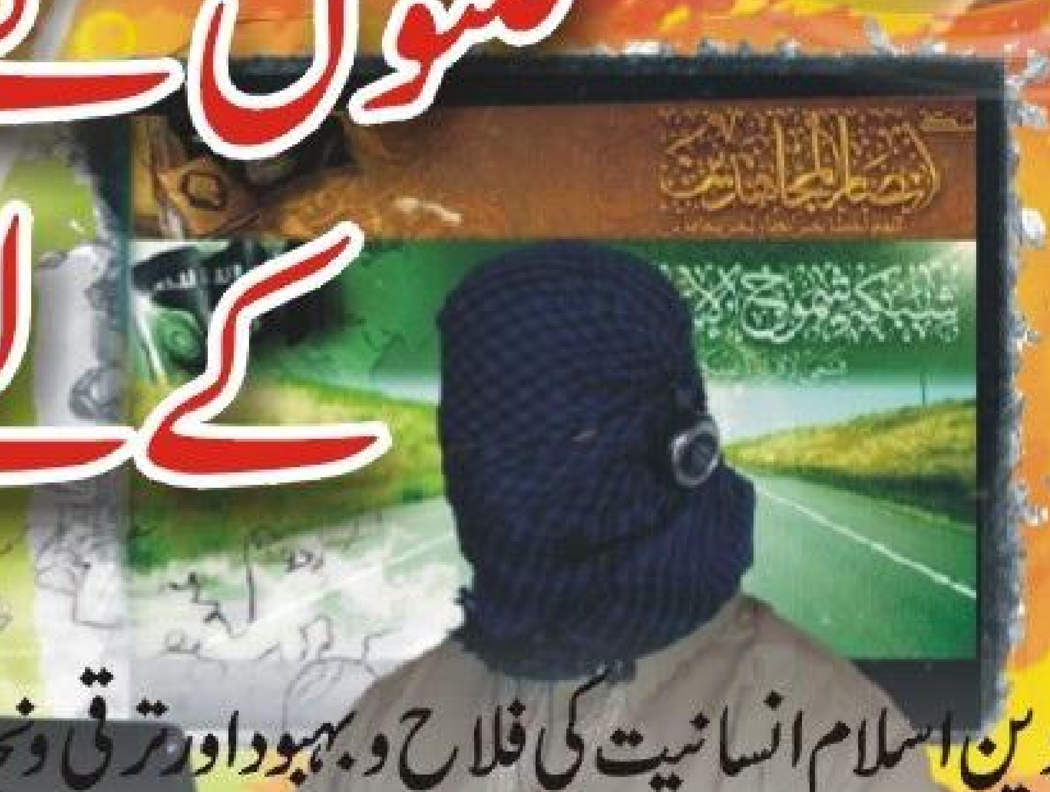

آیان احمد کا انتخاب

دین اسلام انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی و نجات کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا یہ دین کوئی ایسا ساکت و جامد مذہب نہیں ہے کہ کسی بھی دور میں وقت کے چیلنجوں کو قبول کرنے سے معذرت خواہ ہو یا انسانی فلاح و ترقی اور ضروریات کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جائے۔ جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں ایسے ہمہ گیر، دائمی اور آفاقی اصول موجود ہیں جن سے ہر دور میں استفادہ کرتے ہوئے نئے اور جدید مسائل سے عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے۔ بخاری و مسلم نے سیدنا عمر فاروقؓ سے روایت نقل کی ہے:

’’حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: انسانی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور رسول ہی کی طرف ہوئی (لیکن جس نے یہی ہجرت کا عمل) دنیاوی غرض کے لئے کیا یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر کیا، فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے۔ عنداللہ بس اسی کی طرف اس کی ہجرت مانی جائے گی۔

اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو جائز منصوص اعمال شریعت نے بتائے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد جیسے مقدس اعمال میں خلوص نیت ضروری ہے۔ اگر یہ اعمال دنیاوی اغراض اور دنیا کو دکھانے کے لئے کرے گا تو اس کے حصہ میں کوئی اجر و ثواب نہ ہوگا۔ یعنی اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی کھلم کھلا گناہ کا ارتکاب کرے جیسے ناحق قتل، چوری، ڈاکہ زنی، زنا اور نامحرموں سے میل جول رکھے اور کہے میری نیت صاف ہے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ان گناہوں کے برے اعمال میں حسن نیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اعمال جس سے شریعت نے کھلم کھلا منع نہیں کیا یا ان کے کرنے پر اجر و ثواب کی بشارت دی ہے۔ ان میں نیت کو دیکھا جائے گا۔ اسی طرح کیمرہ اور ٹی وی چینل عصر حاضر کی پیداوار ہے جو رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور عہد صحابہ میں نہیں تھے، نہ ہی ان کے بارے میں ائمہ کی کوئی واضح رائے پیش کی جا سکتی ہے اس لئے ان کے بارے میں اسلامی احکام اور شرعی تعلیمات سے استنباط کرتے ہوئے علماء کرام کو اپنی رائے دینا ہوگی۔ اس میں اختلافِ رائے ہونا لازمی امر ہے مگر اس اختلاف کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے کی مخالفت اور حرام کا ارتکاب کرنے کا پروپیگنڈہ روا نہ ہوگا۔

جس کام سے شریعت نے منع نہیں کیا اس سے منع کرنے کا اختیار بھی کسی کو نہیں دیا۔ ڈیجیٹل کیمروں اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ 1997 میں ڈیجیٹل کیمرے کی ایجاد کے بعد اب تک بیس کروڑ کیمرے فروخت ہو چکے ہیں۔ یہاں بھی ان کے استعمال کا دارومدار نیت پر ہوگا۔ اگر رقص و سرود اور منکرات اور بدعات و خرافات اور باطل نظریات کے لئے کوئی ان ذرائع کو استعمال کرتا ہے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا اس کے برعکس اگر کوئی شخص قرآنی محافل اور دینی مذاکروں کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرے گا تو اسے اجر و ثواب کیوں نہ ملے گا؟؟؟

ایسے ہی بت سازی، بت فروشی تو حرام ہے مگر وہ تصویر جو کپڑے پر یا کاغذ پر چھپی ہو یا بنائی گئی ہو۔ اور اس کا سایہ بھی نہ ہو تو اس کے جائز یا ناجائز ہونے میں اختلاف رائے قرون اولیٰ اور عہد صحابہ سے چلا آ رہا ہے۔ میں اسے جائز سمجھتا ہوں، یہ تصویر عبادت کیلئے نہیں بنائی جاتی، یہ بت پرستی نہیں ہے۔ جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ مقاصد کی تبدیلی سے احکام بدل جایا کرتے ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور اسلام انسانی ضروریات سے راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا۔ (نور علی نور سے انتخاب)

☆مسلمانوں کے لیے انٹرنیٹ استعمال کرنے کے رہنما اصول

اللہ نے امت مسلمہ کو تمام امتوں میں فضیلت بخشی اور اس فضیلت کا معیار یہ ہے کہ یہ امت وہ کام کرتی ہے جو انبیا کے ذمے تھا یعنی اللہ کا پیغام اسکے بندوں تک پہنچانا۔ اس لیے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عملا ، قولا اس فریضے کو سرانجام دے۔ دیکھا جائے تو ایک اعتبار سے ہر مسلمان ہر وقت غیر شعوری طور پر اس فریضے کو سرانجام دے رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی مسلمان سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو اسکو اسلام کے نام پر منسوب کر دیا جاتا ہے یا تھوپ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارا ہر عمل، ہر قول، ہر بات ہر سوچ، ہر لفظ غیر مسلموں کے سامنے بطور اسلام کی تبلیغ کے پیش ہو رہا ہوتا ہے۔ اس فریضے کو سرانجام دینے کے لیے زمانے کے اعتبار سے ہر ذریعے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آج کے دور میں انٹرنیٹ سب سے بہترین اور جدید ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے اللہ نے ہر غیر مسلم کے گھر کے دروازے اور دماغ کے دروازے مسلمانوں کے لیے کھول دیئے ہیں تا کہ وہ اللہ کا پیغام ان تک پہنچا سکیں۔ چنانچہ یہ آرٹیکل لکھنے کا مقصد امت مسلمہ کے جوانوں کو یاد دلانا ہے کہ جب وہ انٹرنیٹ پر کچھ لکھ یا بول رہے ہوتے ہیں تو درحقیقت وہ اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے سنے یا پڑھے جا رہے ہوتے ہیں اسی وجہ سے انکو چند نقاط ذہن میں رکھنے چاہیں۔

نوٹ: جب کبھی آپ کسی غلط مشغلے میں پھنستے ہیں آپ پر اللہ کا دوہرا غضب نازل ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ بطور مسلمان آپکا یہ شیوہ ہی نہ تھا۔ اور دوسرا یہ کہ آپ نے دوسروں تک اللہ کا پیغام غلط پہنچایا۔ اس لیے انٹرنیٹ پر اس سلسلے میں انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

انٹرنیٹ پر مشاغل کو ہم مندرجہ ذیل طبقات میں تقسیم کر سکتے ہیں

:1 چیٹنگ ------:2 فورمز---------:3 ویب سائیٹس

چیٹنگ:

اس وقت سب سے زیادہ پاپولر چیٹنگ ہی تصور کی جاتی ہے۔ روزانہ لاکھوں نہیں کروڑوں افراد مختلف آن لائن مسنجرز کے ذریعے آن لائن ہو رہے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے چیٹ کر رہے ہوتے ہیں۔

:1 تقریبا ہر جگہ دیکھا گیا ہے کہ مسلمان انتہائی لغو زبان استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے مذاق میں برے نام، القاب، یا گالیاں دی جا رہی ہوتی ہیں۔ ایسے میں جب کوئی غیر مسلم ان تحریروں کو پڑھے گا تو اسکا دل اسلام سے بدزن ہو جائے گا اور وہ مسلمانوں کو دنیا کی سب سے پیچ قوم تصور کرے گا۔ اس لیے چیٹنگ کے دوران یا مسنجر کے رومز میں انتہائی محتاط زبان اختیار کرنی چاہیے۔

:2 اکثر جگہ پر مسلمان جب اسلام اور اللہ کیخلاف پروپیگنڈا دیکھتے ہیں تو اخلاق سے گری ہوئی زبان اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بھی احتراز کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اللہ کا حکم ہے کہ انکے خداں کو بھی برا نہ کہو۔

:3 مسلمان عموماً غیر مسلم لڑکیوں سے بات کرتے ہوئے اخلاق اور معیار سے گری ہوئی گفتگو کرتے ہیں۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

فورمز:

انٹرنیٹ فورمز اس وقت بہت زیادہ تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں پر لکھا ہوا عموماً ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس میں چند احتیاطیں جو کرنے کی ضرورت ہے۔

:1 مسلمان بین المذاہبی بحث میں الجھ جاتے ہیں۔ اکثر مسلمانوں کو نت نئے اٹھنے والے فتنوں تو کجا خود اسلام کے بارے میں بنیادی آگاہی نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب غیر مسلموں کی طرف سے تابڑ توڑ سوالات آتے ہیں تو پھر راہ فرار اختیار کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ کار ہی نہیں ہوتا۔ یہ نہ صرف خود آپکی بلکہ اسلام کی رسوائی کا سبب بنتا ہے۔ لاکھوں قہقے لمبے عرصے کے لیے آپکا اور اسلام کا نصیب بنتے رہیں گے۔ یہ آپکی شکست نہیں بلکہ مسلمانوں اور اسلام کی شکست تصور کی جائے گی۔ اس لیے یا تو پہلے اسلام کی معلومات لے لیجیے ورنہ کسی قسم کی بحث میں نہ الجھیے۔

:2 ان فورمز کا ایک اور سب سے بڑا مسلہ فرقہ وارانہ بحثیں بھی ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت فرقہ وارانہ بحثوں میں الجھ جاتی ہے۔ ان بحثوں کا کئی جہتی غلط اثر ہوتا ہے۔ جب کوئی غیر مسلم مسلمانوں کی ان بحثوں کو دیکھے گا تو اس کی اسلام میں دلچسپی ختم ہو جائے گی وہ اسلام کو دین کے بجائے عام مذہب سمجھنے لگے گا۔ اس کے علاوہ یہ بحثیں ہمیشہ کے لیے نئے آنے والوں اور غیر مسلموں کو گمراہ بھی کر سکتی ہیں۔ اس لیے فورمز پر فرقہ وارانہ بحثوں اور الزامات سے گریز کرنا چاہیے

:3 مسلم فورمز کا بہت بڑا مسلہ یہ بھی ہے کہ ان کے اسلام کے سیکشن میں کوئی عالم دستیاب نہیں ہوتا کہ جو تشنگان علم کی پیاس بجھا سکے۔ جو کچھ بھی دستیاب ہوتا ہے ان میں سے اکثر یا تو فرقہ وارانہ ہوتا ہے یا پھر اختلافی۔

ویب سائٹس:

لاکھوں کروڑوں مسلمان روزانہ ہی جانے کتنی سائٹس کا وزٹ کرتے ہوں گے۔ تاہم ان سائٹس کے وزٹ کا عام فرد کا پتا نہیں چلتا۔ لیکن یہ انسان کی سوچ اور کردار پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے دیگر نقاط بیان کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہی اہم نقاط ہیں جو پر غور اور زیر غور رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس ماہ کا روشن ستارہ
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابن ابی طاہر

آج زمین و آسمان اس منظر کو دیکھ کر حیران تھے، مدینہ منورہ کے اشجار و جبال انگشت بدنداں تھے کہ دو جہاں کے سردار حضرت محمد ﷺ کے چچا زاد بھائی جنہیں دنیا **حبر ھذہ الامۃ** کے نام سے یاد کرتی ہے، جن کے لیے زبانِ رسالت سے **اللھم فقھہ فی الدین و علمہ التاویل** جیسی دعائیں صادر فرمائیں جو کبار صحابہ اکرام کی علمی مشاورت کا مرجع ہیں اور ہر دینی مسئلہ میں جنکی رائے حتمی درجہ رکھتی ہے، علم و فضل کے پہاڑ، عزت و شرف کے تاجدار، کائنات کے اس عظیم فرزند کا نام مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔

مگر آج یہ کیا معاملہ ہے؟ کہ یہ عظیم ہستی اپنے فضل و کمال کو یکسر نظر انداز کیے ہوئے کسی اور گھڑ سوار کے گھوڑے کی لگام تھامے آنکھوں میں اس کے علمی مقام و مرتبے کا اعتراف لیے ہوئے محبت و پیار، تعظیم و اکرام کا بت بنے کھڑے ہیں، وجود ہے کہ ادب و احترام سے جھکا جا رہا ہے، رشک بھری نگاہیں اس سوار کے چہرے پر گویا پیوست ہو کر رہ گئی ہیں، آنکھیں اس سوار کے راستے میں بچھنے کو بیتاب ہیں۔

سوار نے جب ابنِ عمِّ رسول ﷺ کو اس کیفیت میں دیکھا تو رہا نہ گیا حیرت و شرمندگی کے ملے جلے آثار اس کے چہرے سے عیاں ہونے لگے، جب کچھ نہ بن پڑی تو گھبرا کر سواری سے اترنا چاہا مگر وجود میں کپکپی طاری ہو گئی، انکے ہاتھ سے لگام لینا چاہی پر ہمت نہ بن پڑی زور زور سے چلانے کی کوشش کی کہ عالیجاہ! آپ تو اہلِ بیتِ رسول ﷺ ہیں، آپؓ کا مقام تو بہت ہی اعلیٰ ہے، مجھ ناچیز کو مزید شرمندہ نہ کریں، مگر آواز گلے میں ہی رندھ کر رہ گئی۔

آخر کار پلکیں جو کافی دیر سے جھپکنا ہی بھول گئی تھیں، جیسے ہی آپس میں ملیں تو آبدیدہ آنکھوں سے موتی چھلک پڑے اور رخساروں پر راستہ بناتے ہوئے ریش مبارک کو تر کرنے لگے، ان آنسوؤں کا نکلنا تھا کہ کچھ بوجھ ہلکا ہوا، بدن کی ساری قوت جمع کر کے بمشکل اتنا ہی کہہ سکے کہ ”رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی! گھوڑے کی لگام چھوڑیے، مجھے شرمندہ نہ کیجیے“ سوار کی بات سن کر حضرت ابنِ عباسؓ نے محبت اور پیار بھرے انداز میں فرمایا کہ ”ہمیں اسی طرح اپنے علماء کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے“ سوار کو جب کچھ نہ سوجھی تو فرمایا کہ ”ذرا مجھے اپنا ہاتھ تو دکھلائیے“، حکم کی تعمیل میں ابنِ عباسؓ نے فوراً اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو سوار نے آپؓ کا دستِ مبارک دونوں ہاتھوں میں لیا اور محبت بھرے انداز میں چوم لیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ”ہمیں ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اہلِ بیت کے ساتھ اسی طرح محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے“۔

جی ہاں! اس مکرّمِ ابنِ عمِّ رسول ﷺ، صاحبِ ذیقدر سوار کو دنیا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی ہے، آپؓ کا پورا نام زید بن ثابت بن ضحاک ہے، والدہ کا نام نوار بن مالکؓ ہے، آپؓ کی تین کنیتیں مشہور ہیں 01: ابو سعید 02: ابو خارجہ 03: ابو عبدالرحمن۔

آپؓ ابھی چھ برس ہی کے تھے کہ آپؓ کے والد عرب کی ایک جنگ میں مارے گئے۔ والد کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد آپؓ کی

والدہ ہی نے آپؓ کی پرورش فرمائی۔

آپؓ اسلام کے مبلغِ اول حضرت مصعب بن عمیرؓ کی مساعی تبلیغ کے نتیجے میں 11 برس کی عمر میں ایمان لائے، جب غزوہ بدر کا وقت آیا تو حضور ﷺ جہاد میں شرکت کے لیے 15 سال عمر کی شرط لگائی لیکن آپؓ کی عمر اس وقت ابھی 13 سال تھی جب آپ ﷺ مجاہدین کو تیار فرما رہے تھے تو آپؓ بارگاہِ اقدس میں اس حال میں پہنچے کہ آپؓ نے اپنے قد سے بھی لمبی تلوار بمشکل اٹھائی ہوئی تھی، آپؓ نے پر جوش انداز میں شرکتِ جہاد چاہی لیکن کم عمر ہونے کی وجہ سے اجازت نہ مل سکی تو مایوس و نا امید ہو کر گھر لوٹ آئے۔ اب آپؓ کو اسلام کے پہلے غزوہ میں شرکت کے ذریعے مجاہدِ اعظم حضرت محمد ﷺ کی قربت و رفاقت حاصل کرنے کا نادر موقعہ کھو جانے کا افسوس مسلسل رہنے لگا، ایک دن آپؓ کی والدہ نے آقائے دو جہان ﷺ کا قرب حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ بتلایا کہ جس کے لیے طاقت اور عمر کی کوئی شرط نہ تھی، آپؓ نے فوراً اس منصوبے پر عمل کرنا شروع کر دیا، چند دن بعد آپؓ کی والدہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے آپؓ کو ساتھ لیے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے بیٹے زید کو آپ ﷺ پر نازل ہونے والی 17 سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ لکھنا پڑھنا بھی جانتا ہے، آپ ﷺ نے ہو سورتیں سنانے کو کہا تو آپؓ نے خوشی خوشی تمام سورتیں سنا دیں۔ ننھی زبان سے اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر حضور ﷺ نہایت خوش ہوئے اور انہیں اپنا قریبی بنا لیا اور پھر آہستہ آہستہ تقرب کا یہ عالم دیکھنے میں آیا آپؓ کبھی آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ جاتے تو حضور ﷺ آپؓ کی ران پر اپنا زانوئے مبارک رکھ دیتے۔ آپؓ نے عہدِ رسالت میں ہی مکمل قرآن حفظ کر لیا تھا، آپؓ عربی زبان اچھی طرح لکھ اور پڑھ لیتے تھے، حساب و کتاب بھی خوب جانتے تھے، دربارِ رسالت سے آپؓ کو **اَفْرَضُ اُمَّتِی زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ** کی سند بھی حاصل تھی (میری امت میں علمِ فرائض یعنی میراث کا علم سب سے زیادہ جاننے والے حضرت زید بن ثابت ہیں) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہود پر مجھے اعتماد نہیں ہے لہٰذا تم انکی عبرانی اور سریانی زبان بھی سیکھ لو، تو آپؓ نے حکم کی تعمیل میں چند ہی دنوں میں یہ دونوں زبانیں سیکھ لیں جس کے بعد حضور ﷺ سلاطین و والیانِ ریاست کے خطوط اور ان کے جوابات آپؓ سے لکھواتے۔ کچھ عرصہ بعد جب آپؓ نے دنیاوی سلاطین کے پیغامات کی کتابت میں مکمل اعتماد حاصل کر لیا تو اب پیغامِ خداوندی کی کتابت کے لیے منتخب ہو گئے اور حضور ﷺ کی وفات تک اسی منصب پر قائم رہے۔ اس کے بعد صدیقی و عثمانی دور میں جمعِ قرآن کی جو خدمت کی گئی اس میں بھی آپؓ کا نام سرِ فہرست رہا۔

علم و فضل کا یہ آفتاب 56 سال چمکنے کے بعد 45 یا 46 ہجری میں سرزمینِ مدینہ میں غروب ہو گیا آپؓ کی وفات کی المناک خبر نے اہلِ مدینہ کو غم سے نڈھال کر دیا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے آپؓ کی وفات کا سن کر فرمایا ''**اَلْیَوْمَ مَاتَ حَبْرُ ھٰذَا الْاُمَّۃ**'' (آج امت کے ایک بہت بڑے عالم رخصت ہو گئے) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''دیکھو علم اس طرح جاتا ہے، آج علم کا بہت بڑا حصہ دفن ہو گیا''۔ شاعرِ رسول ﷺ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپؓ کی وفات پر مرثیہ کہا اور اس میں فرمایا

فَمَنْ لِلْقَوَافِی بَعْدَ حَسَّانَ وَابْنِہٖ وَمَنْ لِلْمَعَانِی بَعْدَ زَیْدِبْنِ ثَابِتٍ

ترجمہ؛ حسان اور اس کے بیٹے کے بعد شعر کہنے والا کوئی نہیں، اور زید بن ثابت کے بعد قرآن وحدیث کے معانی جاننے والا کوئی نہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابلاغ فیچر

سائیبر جہاد

فائزہ۔ راولپنڈی

دنیا گلوبل ویلج Global village میں تبدیل ہو چکی ہے، روزہ مرہ روابط کے انداز بھی بدل چکے ہیں، نئی نسل ٹیکنالوجی کی شدید دلدادہ نظر آتی ہے، جبکہ ہمارے دینی طبقات نئی نسل کی ضروریات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے میں بہت پیچھے نظر آرہے ہیں۔ پوری دنیا کی کمیونٹیز communities (معاشرے)، آرگنائزیشنز organizations اپنے آپ کو انٹر نیٹ کی دنیا میں منظم کر رہے ہیں تا کہ گلوبل ویلج Global village میں بکھرے ہوئے افراد تک اپنے پیغام کو آسانی سے پہنچایا جاسکے،، ایسی ورچوئل سوسائٹیز virtual societies (مجازی معاشرے)، اور ورچوئل آرگنائزیشن virtual organizations (مجازی تنظیمیں) تشکیل دے سکیں جو حقیقی معاشروں اور حقیقی آگنائزیشنز کے پیغام کو فاصلاتی دوریاں خاطر میں لائے بغیر پوری دنیا میں پھیلا سکیں۔

اس وقت انٹرنیٹ کی دنیا میں ان مجازی معاشروں کی تخلیق میں فیس بک، ہائے فائیو، وغیرہ جیسی سماجی روابط والی ویب سائیٹس مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہاں پر بننے والے گروپس اور پیجز رائے عامہ ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بعض اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا سے چھ کروڑ افراد فیس بک کے ممبران ہیں۔

بدقسمتی سے ہمارے دینی طبقات نے اس کی ضرورت کو سمجھنے میں بے حد دیر کر دی، دیگر اسلام دشمن گروپس اور طبقات نے سائیبر اسپیس cyberspace، انٹرنیٹ کی دنیا میں اودھم مچایا ہوا ہے، فیس بک کو ہی لیجیے، یہاں پر ان اسلام دشمن طبقات نے ”ڈرا محمد“ نامی پیج بنا کر ایک دن کو نبی اکرم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے لیے مختص کر دیا، ہزاروں صلیبی اور اسلام دشمن افراد اپنی کالے دلوں کی سیاہی سے انٹرنیٹ کے پیجز سیاہ کرنے لگے، اسلامی ممالک میں شدید احتجاج کے بعد فیس بک کے اس پیج کو بند کر دیا گیا، اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بعد صحابہ اکرام کو توہین کا نشانہ بنایا جارہا ہے، کریہہ شکل جانور اور خاکوں کو اصحاب الرسول سے تشبیہ دی جارہی ہے۔ فیس بک پر معدودے چند افراد سوائے خون دل پینے کے اور کیا کر سکتے تھے، کیونکہ دینی طبقات اور دینی آرگنائیشنز کی اونچی نشستوں پر بیٹھے افراد اس پر آواز بلند کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے، فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے کے الزام کے ڈر سے خاموش تھے۔

بھلا یہ کونسی منطق ہے؟؟؟ کون فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلا رہا ہے؟؟؟

ایسے کریہہ شکل جانور اور خاکوں کو اصحاب الرسول سے تشبیہہ دینے والے؟؟؟ یا اُن کی مخالفت میں آواز بلند کرنے والے؟؟؟

ایسے ماحول میں گذشتہ ۱۹ سال سے قید و بند کی سختیاں جھیلانے والا، مرد میدان، فنافی الصحابہ امیر عزیمت ثانی، جبل استقامت ثانی ملک اسحاق جیل سے نکل کر آیا۔ جیل میں تمام دنیا کی ٹیکنالوجی سے کٹا ہوا شخص باہر نکلتے ہی اس ضرورت کا احساس کر لیتا ہے، کہ ابھی میدان نبرد سائیبر اسپیس cyberspace تک پھیل چکا ہے۔

یہ روشن ضمیری، یہ دور اندیشی اتنی آسان نہیں، اس کے لیے ایک عمر کی مشقت چاہیے، جیلوں کی تنہائی میں ہزاروں گھنٹوں شمع کی طرح عشق خدا، عشق رسول اور عشق صحابہ میں جلنے کی سعادت چاہیے۔ ہاں یہ روش ضمیری اتنی آسان نہیں۔ یہ شاید ملک اسحاق جیسے شخص کے ہی حصے میں آسکتی ہے۔

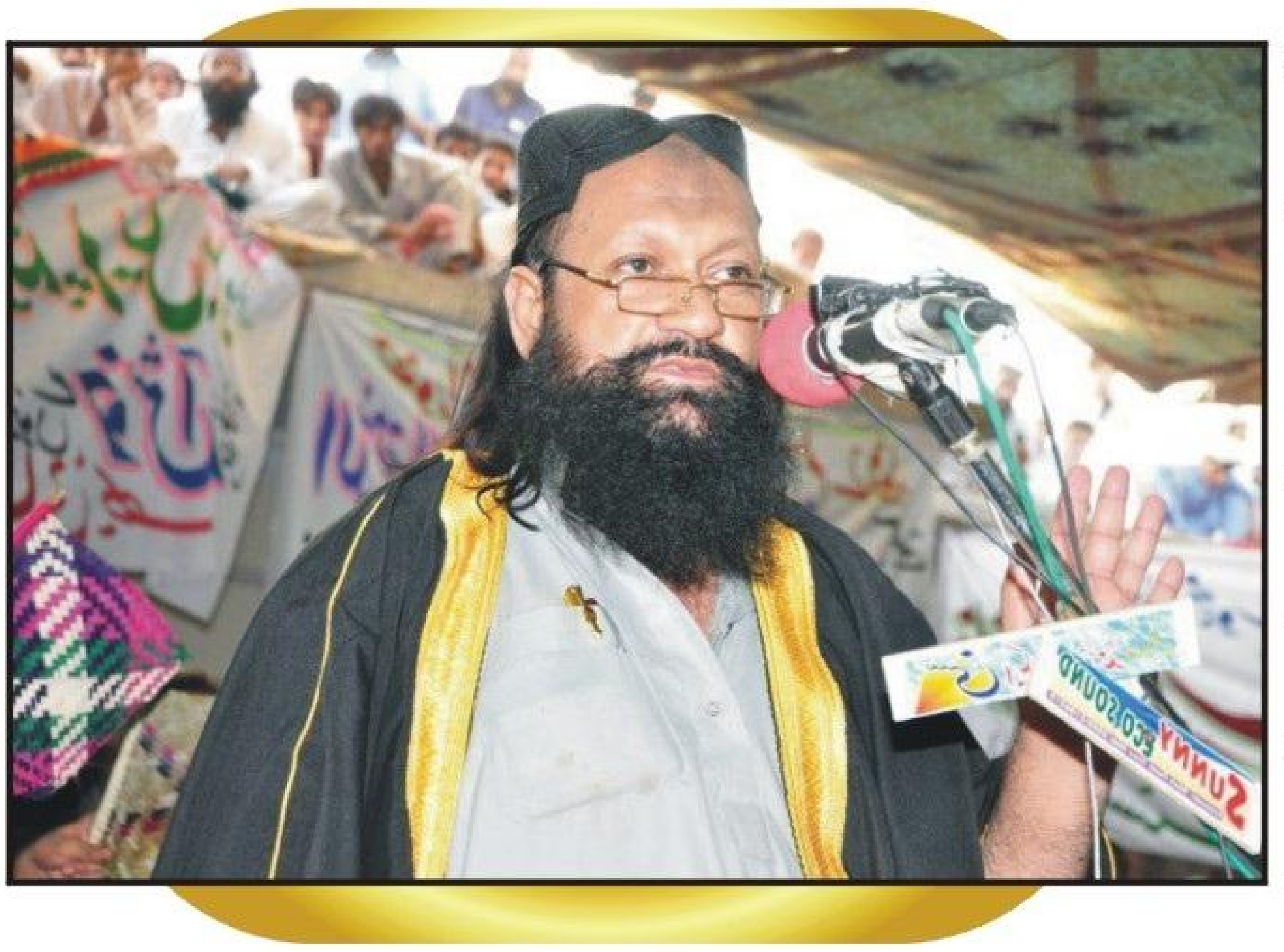

فیس بک کے صفحات پر توہین صحابہ کی صورت میں رافضیوں کی غلاظت، کو بے نقاب کرنے کے لیے ملک اسحاق نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر للکارنا شروع کر دیا، رحیم یار خان سے خیر پور میرس سندھ تک ہر جگہ ملک اسحاق یہ درد دل بانٹتا رہا، شاید کانوں میں وسوسے ڈالنے والے کہتے ہوں کہ ملک صاحب ابھی آپ واچ لسٹ میں ہیں، دوبارہ جیل میں چلے جائیں گے۔ آپ پر فرقہ وارانہ تشدد پھیلانے کا الزام لگے گا، مگر یہ صحابہ کا دیوانہ، دیوانہ وار بولتا رہا، اور درد بانٹتا رہا۔ یہ صرف ملک اسحاق کا درد نہیں تھا، ہم جیسے ہزاروں، لاکھوں افراد کا درد دل تھا جو فیس بک پر ان خاکوں کو دیکھ کر سوائے جلنے اور خون کے آنسو پینے کے کچھ نہیں کر پاتے تھے۔

یاد رکھو! اے دشمنان صحابہ، ملک اسحاق نے سائیبر اسپیس cyberspace پر جہاد کی آواز بلند کر دی ہے، یقیناً یہ پہلی آواز ہے، لیکن آخری نہیں۔ تمھاری گستاخیوں کا جواب دینے کے لیے سائیبر اسپیس cyberspace پر بھی ہزاروں ملک اسحاق دیوانہ وار منظّم ہونے والے ہیں۔

حضرت ابودجانہ اور عشق نبوی ﷺ

اُحد میں چند لمحات کیلئے جب کفار کو یہ لگا کہ انکی جیت ہوگئی ہے، تو انہوں نے اپنی پوری طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے میں لگا دی۔ لیکن اس شمع کے پروانے اسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ جاں نثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پوری قوت سے اس حملے کا مقابلہ کر رہے تھے۔ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد فولادی دیوار کی طرح ایک حلقہ قائم کر لیا تھا۔ جنگ کی شدت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لے کر فرمایا۔ یہ تلوار مجھ سے کون لیتا ہے جو اس کا حق ادا کر سکے؟ کئی لوگ آگے بڑھے ان میں حضرت ابوُدجانہ بھی تھے رسول اللہ نے وہ تلوار انہیں عطا کی۔ انہوں نے تلوار لے کر کفار پر سخت حملہ کیا اور کئی کفار قتل کیے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار ہر طرف سے تیروں کی بارش کر رہے تھے تو حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر پوری طاقت لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان تیروں کے لئے خود کو پیش کر دیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ کفار کی طرف سے جو تیر آئے وہ ان کی کمر پر رک جائے۔ اور وہ اس وقت تک اپنی جگہ ڈٹے رہے جب تک ان کی کمر چھلنی ہو گئی اور وہ گر نہ پڑے۔ (تاریخ اسلام)

نیٹ خزانہ

ویب سائٹ اتارنے، اپ ڈیٹ کرنے والا سافٹ ویئر انٹرنیٹ پر براؤزنگ اس وقت کچھ مشکل لگتی ہے، جب ''تازہ ترین'' خبروں اور معلومات کیلئے ایک ہی ویب سائٹ کا بار بار دورہ کیا جائے۔ یہ سافٹ ویئر کسی مطلوبہ ویب سائٹ کو مکمل طور پر ہارڈ ڈسک میں محفوظ کر دیتا ہے۔ پھر جوں ہی کچھ دنوں بعد اس ویب سائٹ میں اضافہ یا تازہ ترین معلومات آتی ہیں یہ سافٹ آن لائن رہتے ہوئے آپ کو خبردار کرتا ہے اور انہیں ظاہر کر دیتا ہے۔ اس پروگرام کے دو ورژن ہیں البتہ مفت میں رکھا پروگرام چند خواص سے عاری ہے۔ مگر ایک حد تک ضرور کام کر سکتا ہے۔

www.wysigot.com

ہیکرز سے بچنے کیلئے نیٹ پریکٹس

یہ ویب سائٹ ہیکرز کے حملوں سے بچاؤ اور اس کی تدابیر پیش کرتی ہے۔ یہاں آپ ہیکنگ کے واقعات 24 گھنٹوں، 7 دنوں اور ایک ماہ کے لحاظ سے دیکھ سکتے ہیں اور ان کی نوعیت معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ ویب سائٹ ہیکرز کے حملوں سے بچاؤ کیلئے آپ کے کمپیوٹر پر دو مفت ٹیسٹ مہیا کرتی ہے۔ یہ ٹیسٹ رپورٹ جائزہ لے کر بتاتی ہے کہ آپ کے سسٹم میں کیا کمزوری ہے جس سے ہیکرز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

www.hackerwatch.org/probe/

انگلش، اردو آن لائن ڈکشنری

اگر آپ کو کسی انگلش کے لفظ کا معنی دیکھنا ہو یا اردو کے لفظ کی انگلش دیکھنی ہو تو یہ ویب سائٹ آپ کی اسی حوالے سے مدد کرے گی اس ویب سائٹ پر رومن اردو کی انگلش کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ انگلش سیکھنے کیلئے کچھ اسباق بھی اس ویب سائٹ پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

www.urduword.com

کافی بڑی فائل ای میل کرنے کا طریقہ

بعض اوقات ہمارے پاس کافی زیادہ سائز کا ڈیٹا ہوتا ہے۔ جو ہم اپنے دوستوں کو ای میل کرنا چاہ رہے ہوتے ہیں۔مگر ای میل میں ہمیں کچھ مخصوص سائز سے زیادہ کا ڈیٹا بھیجنے کی سہولت نہیں ہوتی۔ایسی کسی مشکل کا سامنا ہو تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس کا حل ایک ویب سائٹ کی صورت میں موجود ہے۔جس کے ذریعے دو جی بی (2 GB) تک ڈیٹا بھیجا جا سکتا ہے۔ جب آپ ویب سائٹ کھولیں گے تو ایک صفحہ کھلے گا۔ وہاں GO پہ کلک کر دیجئے، ایک اگلا صفحہ کھلے گا، Add files پہ کلک کر کے اپنی فائل اپلوڈ کریں۔ نچلے خانے میں اپنے دوست کا ای میل لکھیں جس کو میل بھیجنی ہے، اس کے نیچے اپنا ای میل لکھ کے Transfer پہ کلک کر دیں۔ لیجئے آپ کی ای میل پہنچ گئی۔ ویب کا ایڈریس یہ ہے:

www.wetransfer.com

سارے آن لائن ٹی وی چینل ایک ہی جگہ

کوئی ٹی وی چینل پر کوئی ٹاک شو یا پروگرام دیکھنا چاہتے ہوں تو اس کے لئے یہ ویب سائٹ بہت عمدہ ہے اس پر تمام ٹی وی چینلز کی لسٹ موجود ہے، جن میں سے کوئی بھی منتخب کیا جا سکتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس ویب سائٹ کے سرور ز ہائی سپیڈ ہیں جس کی وجہ سے ویڈیو کی سپیڈ بھی کافی حد تک ٹھیک ہی ہوتی ہے۔

www.zonytv.com

پاکستان میں تھری جی۔ مگر کب؟؟؟

حذیفہ نعمان کے قلم سے

بچپن میں کہانیاں اور تجسس سے بھرپور باتیں سننے کا شوق کسے نہیں ہوتا۔ بچپن میں رات کو والد صاحب سے کہانی سن کے سونا میرا بھی معمول تھا۔ ان دنوں ابھی نیا نیا پی ٹی سی ایل عام ہوا تھا۔ اور موبائل کے متعلق باتیں چلا کرتی تھیں کہ بیرون ممالک میں ایک ایسا فون ہے جو تار کے بغیر ہے اور جسے جیب میں رکھ کے کہیں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میں نے ابو جی سے رات کو پوچھا: ''ابو جی! کیا کوئی ایسا بھی فون ہوسکتا ہے؟'' ۔ابو جی مسکرا پڑے اور بولے: ''ہاں بیٹا، کیوں نہیں۔۔۔ ایسا فون کچھ عرصے بعد پاکستان میں بھی آجائے گا'' اوران کی اگلی بات نے میرے ننھے سے ذہن کو حیران و پریشان کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا: ''بیٹا، جب تم لوگ بڑے ہو جاؤ گے، تب ایک ایسا وقت بھی آئے گا، جب لوگ فون پہ بات کیا کریں گے، ساتھ میں ان کی تصویر بھی جایا کرے گی۔'' میرے لئے یہ بات بڑی پریشان کن تھی۔ ایک ننھا سا وجود اپنے ذہنی لیول کے مطابق ہی سوچ سکتا ہے۔ اور میں نے بھی کچھ پریشان کن سوچا تھا۔ اپنے ننھے ذہن کے مطابق۔ والد صاحب میری پریشانی کو بھانپ گئے۔ اور پوچھا کہ پریشان کیوں ہو۔؟ ''ابو جی جب ہماری تصویر بھی ساتھ جایا کرے گی، تو پھر کپڑے گندے ہوئے تو کوئی کیا کہے گا؟'' والد صاحب ہنس پڑے۔ اور پھر کافی عرصہ خاندان میں یہ قصہ دہرایا جاتا رہا۔۔۔ میرا ذہن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اس میں ایسی ہنسنے والی بات ہی کیا ہے؟ کھیلتے کھیلتے بندے کے کپڑے گندے ہو ہی جاتے ہیں۔ مگر میرا ذہن یہ سوال بھی سوچتا تھا کہ کیا ایسا ممکن بھی ہوگا؟ یہ سب خواب ہی لگتا تھا۔ لیکن آج یہ سب کچھ خواب و خیال سے نکل کر حقیقت کا روپ دھار چکا ہے۔ تھری جی ٹیکنا جی کی بدولت۔ اس ٹیکنالوجی کی بدولت بے شمار حیرت انگیز اپلی کیشنز پیش کی جارہی ہیں۔ تھری جی پر مکمل تبصرہ سے پہلے آیئے آپ کو بتائیں کہ تکنیکی اعتبار سے ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبے کو کتنے ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔

:1G

یہ ٹیلی کام کا پہلا دور تھا۔ جس میں وائرلیس کمیونیکیشن (بغیر تار کے رابطے) کا آغاز ہوا۔ یہ 1980 کی دہائی تھی اور یہ سب سے پہلے نیٹ ورک کے طور متعارف ہوا۔ اس ٹیکنالوجی سے صرف اور صرف صوتی رابطے کی سہولت تھی۔ مگر آواز کا معیار بہت کم تھا۔ SMS کی سہولت بھی نہیں تھی۔ privacy بھی نہیں تھی سگنلز کو وصول کر کے کوئی بھی کسی کی گفتگو سن سکتا تھا۔ اور اس دور میں ہونے والی تمام کمیونیکیشن Analog تھی۔

:2G

یہ دوسرا دور تھا۔ جس میں کمیونیکیشن Analog سے Digital میں منتقل ہوگئی۔ اس دور میں سکیورٹی کے نظام کو بہتر بنایا گیا۔ اور اس بات کے امکان بہت کم ہوگئے کہ کوئی آپ کی آواز بغیر اجازت کے سن سکے۔ اس عرصے میں sms سروس کا آغاز ہوا۔ 2G کے بعد کا کچھ عرصہ کو 2.5G بھی کہا جاتا ہے۔ مگر Overall ٹو جی ہی کہلاتا ہے۔

:3G

ٹیلی کام کا تیسرا دور۔۔۔ اس دور میں پیش کی جانے والی اہم سروسز میں وائیڈ ایریا وائرلیس اور وائس ٹیلی فون، موبائل انٹرنیٹ، ویڈیو کالز اور موبائل ٹی وی شامل ہیں۔ اس ٹیکنالوجی میں ڈیٹا ریٹ 2000 kb تک پہنچ گیا۔ بہت زیادہ ڈیٹا سپیڈ ریٹ کی وجہ سے سروسز بہتر سے بہتر ہوگئیں۔ یہ ٹیکنالوجی سب سے پہلے جاپان میں 30 مئی 2001 کو NTT DECOMO نے متعارف کروائی۔ اس وقت اس کا جال پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہمارا ہمسایہ ملک بھارت بھی اس سے استفادہ کررہا ہے۔ 2G میں آپ کو کال کرنے کیلئے سگنلز درکار ہوتے ہیں۔ لیکن 3G میں اگر آپ سروس ایریا سے باہر بھی ہوں۔ تو GPRS کے ذریعے بہترین کال کرسکتے ہیں۔ اس کے ذریعے آن لائن خریداری، ویڈیو سیل، موبائل بینکنگ، آڈیو اور ویڈیو اور کانفرنسنگ انتہائی تیز رفتاری سے ممکن ہے۔ آسان الفاظ میں کہا جائے تو یہ ٹیکنالوجی دنیا سے ہر وقت لائیو انداز میں منسلک رہنے کا باعث ہے۔

پاکستان میں تھری جی ابھی مکمل طور پر متعارف نہیں ہوا۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے سربراہ محمد یاسین نے اعلان کیا تھا کہ پاکستان میں تھری جی کی نیلامی 29 مارچ کو کی جائے گی۔ مگر آج کی رپورٹ کے مطابق پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے کہا ہے کہ مئی 2012 سے قبل تھری جی لائسنس کی نیلامی ممکن نہیں۔ وہ بھی صرف اس صورت میں جب حکومت PPRA کے قوانین میں اس نیلامی کے لیے خصوصی طور پر ترمیم کرے۔ سینٹر شاہد حسن بگٹی کی سربراہی میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ایک قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں یہ بتایا گیا کہ اگر حکومت PPRA کے قوانین میں ترمیم نہیں کرتی تو تھری جی لائسنس کی نیلامی جون 2012 تک موخر ہوسکتی ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکشن اتھارٹی کے سربراہ ڈاکٹر محمد یاسین نے کمیٹی کو بتایا کہ تھری جی وقت کی اہم ضرورت ہے اور ہم نے حکومت سے اس بات کی درخواست کی ہے کہ تھری جی لائسنس کی نیلامی کے لیے PPRA قوانین میں نرمی کی جائے۔ ڈاکٹر یاسین نے کہا کہ اگر حکومت قوانین میں نرمی کرتی ہے تو کم از کم مئی 2012 میں نیلامی کی جاسکتی ہے، لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر پی ٹی اے جون 2012 میں نیلامی کی کوشش کرے گی۔ حکومت کو اس نیلامی کے لیے ایک کنسلٹنٹ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کمیٹی کو بتایا کہ پی ٹی اے اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ٹیلی کام کمپنیاں آپس میں گٹھ جوڑ کرکے لائسنس کی قیمت کم نہ کرواسکیں اور اس حوالے سے حکومتی ارکان دنیا کے بہترین کنسلٹنٹس سے رابطہ میں ہیں۔ تھری جی لائسنس کی نیلامی کے حوالے سے پی ٹی اے جلد ہی حتمی شیڈول کا اعلان کردے گی۔ تھری جی کے حوالے سے آخر اتنی تاخیر کیوں کی جارہی ہے۔؟ آیئے عامر عطاء کا کالم پڑھتے ہیں جس میں انہوں نے تھری جی کے حوالے سے کچھ خدشات کا اظہار کیا ہے۔ جو ہم پروپاکستانی سے شکریہ کے ساتھ شائع کررہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

’’پاکستان میں تھری جی ٹیکنالوجی کا آغاز اتنا آسان نہیں جتنا کہ نظر آتا ہے۔اس حوالے سے ٹیلی کام کمپنیوں نے سوچ بچار شروع کر دی ہے کہ حکومت اپنے مالی وسائل بڑھانے کے لیے تھری جی لائسنس فروخت کر کے 75 بلین روپے حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس مقصد کے لیے حکومت کی جانب سے انہیں سرمایہ کاری کرنے کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے۔تھری جی کے حوالے سے پیچیدگیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔اس کے لیے بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے لیکن آمدنی بہت کم۔اسی طرح ملک میں سیاسی صورتحال اور روپے کی قدر بھی آئے دن تنزلی کی طرف جا رہی ہے۔لہذا ایسی صورت حال میں جب ٹیلی کام کمپنیاں اپنے موجودہ سیٹ اپ اور آمدنی سے مطمئن ہیں تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ مزید سرمایہ کاری کریں؟

تجزیہ کاروں کے مطابق اس وقت حکومت صدر زرداری کی صحت کے مسائل، میموگیٹ سکینڈل اور سپریم کورٹ کے مقدمات میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے لہذا تھری جی کی جانب فی الحال کوئی توجہ نہیں۔لیکن چند لوگوں کے مطابق ایک حکومتی طبقہ تھری جی لائسنس کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم پر نظریں جمائے بیٹھا ہے۔تھری جی لائسنس میں حکومت کی دلچسپی صرف اس سے حاصل ہونے والی رقم میں ہی ہے۔کیونکہ مختلف رپورٹس کے مطابق حکومت اس مالی سال میں ادائیگیوں کے توازن کے حوالے سے بڑے بحران کا شکار ہونے جا رہی ہے۔امریکی سے تعلقات کی خرابی کے بعد امداد کے فراہمی بند ہونے اور اتصلات کی جانب سے 800 ملین ڈالر کی رقم بروقت نہ ملنے پر حکومت کی آخری امید لائسنس کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم ہی ہے۔اس حوالے سے ٹیلی کام کمپنیاں حکومت کی تمام سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔لیکن ابھی کوئی بھی واضح رستہ دکھائی نہیں دے رہا شاید اسکی وجہ یہ ہے کہ حکومت اس وقت خود مشکلات کا شکار ہے۔تمام لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ معاملات کچھ سدھریں تو بات آگے چلے۔پی ٹی سی ایل کے صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ولید ارشاد جنہوں نے کچھ عرصہ قبل ہی تھری جی لائسنس کے نیلامی میں بولی لگانے کا اعلان کیا تھا۔

Voice & Data کو انٹرویو دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ موجود صنعتی ماحول میں تھری جی کامیاب نہیں ہو سکتی۔کیونکہ تھری جی صرف ڈیٹا سروسز کے لیے استعمال ہوگی وائس کے لیے نہیں۔وائس سروسز کے لیے تین گنا بڑے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ فی الوقت پانچوں ٹیلی کام آپریٹر تھری جی سروس نہیں فراہم کر سکتے۔اس مقصد کے لیے صرف دو سے تین آپریٹر ہونے چاہیں جو بہترین سروس فراہم کریں۔تھری جی کے معاملے میں ٹیلی کام کمپنیوں کو قیمتوں کی جنگ سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ تھری جی کا اصل مقصد ہی صارفین کو بہتر سروس فراہم کرنا ہے لہذا قیمتوں میں کمی کر کے خراب سروس فراہم کرنا سمجھداری نہ ہوگی۔میرے تجربے کے مطابق آنے والے دنوں میں ٹیلی کام کمپنیوں کی جانب سے اس طرح کے مزید بیانات سامنے آئیں گے تا کہ پی ٹی اے کو تھری جی لائسنس کی نیلامی کے لیے دلچسپی رکھنے والوں کو خط جاری کرنیسے باز رکھا جائے۔اس حوالے سے کیا پیش رفت ہوگی اسکا فیصلہ آئیندہ آنے والے چند ماہ میں ہو جائے گا۔‘‘

سکائپ اب فیس بک پر بھی

حال ہی میں سکائپ نے ایک نیا آپشن پیش کیا ہے۔ کہ آپ اپنے فیس بک فرینڈز سے ویڈیو کال پر بات بھی کرسکتے ہیں۔ اور فیس بک پر ہی رہتے ہوئے سکائپ کال ریسیو بھی کرسکتے ہیں۔ یہ بالکل مفت سروس ہے جو فی الحال بی ۔ٹا ورژن (Beta version) کی صورت میں میکنٹوش اور پرسنل کمپیوٹرز کیلئے ہے۔ قبل ازیں، جولائی 2011 سے فیس بک نے اپنے صارفین کو یہ سہولت دینا شروع کردی تھی کہ وہ اپنے کمپیوٹر سے منسلک ویب کیم استعمال کرتے ہوئے اجتماعی نوعیت کی ویڈیو کالز کرسکیں۔ اس کے علاوہ فیس بک صارفین کے لئے یہ بھی ممکن تھا کہ وہ سکائپ کا انسٹنٹ میسجنگ فیچر استعمال کرتے ہوئے اپنے دوستوں سے بات چیت کر سکیں۔ البتہ اس میں ویڈیو شامل نہیں تھی جو کہ اب ہے۔ یاد رہے کہ فیس بک کے ذریعے کسی سکائپ اکاؤنٹ پر کال بالکل مفت ہے۔ تاہم کسی فون نمبر پر کال کرنے پر معاوضہ دینا پڑتا ہے۔

حلال فیس بک ”سلام ورلڈ“ عنقریب منظرِ عام پر

انقرہ: سماجی رابطے کی ویب سائٹ فیس بک سے نالاں صارفین کے لئے جلد سلام ورلڈ کے نام سے ایک نئی سائٹ سامنے آنے والی ہے۔ جہاں بہت سی پابندیاں عائد ہوں گی۔ ترکی سے شروع کی جانے والی اس ویب سائٹ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس سائٹ پر اخلاق باختہ مواد کو فلٹر کیا جائے گا۔ اور اس کے صفحات پر اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ خاندانی اقدار کا احترام کیا جائے۔ سلام ورلڈ کے بانی عبدالوحید کا کہنا ہے کہ دیگر ویب سائٹس میں شائع ہونے والا مواد محفوظ نہیں۔ جبکہ وہ اسلامی مواد کے لئے بھی مضر ہے۔ ان کے مطابق ہم اپنے نوجوانوں کو ایسے خیالات سے بچانا چاہتے ہیں جو ان کے لئے عام نہیں۔ یہ ویب سائٹ استنبول سے چلائی جائے گی اور اس کا افتتاح رواں سال ماہ رمضان کے دوران آٹھ مختلف زبانوں میں ہوگا۔ اس ویب سائٹ نے اپنا ہدف پانچ برسوں میں 50 ملین صارفین بنانا قرار دیا ہے۔ یہ ویب سائٹ امت مسلمہ کے سوشل نیٹ ورک کے طور پر مقبول ہو پاتی ہے یا نہیں؟؟ اس متعلق کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ اس ویب سائٹ کے لانچ ہونے کے بعد ابلاغ حق اس پر مکمل تبصرہ کرے گا۔

مائیکروسافٹ انڈیا کے آن لائین سٹور کو ہیک کر لیا گیا، صارفین کی معلومات چوری

اطلاعات کے مطابق گذشتہ روز مائیکروسافٹ انڈیا کے آن لائین سٹور کو ہیک کر لیا گیا۔ خیال کیا جارہا ہے کہ ہیکرز کا تعلق چین سے ہے۔ ہیکرز نے ویب سائیٹ کو کچھ خاص نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اس پر اپنا ایک صفحہ اپلوڈ کردیا hackteach سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ہیکرز نے مائیکروسافٹ انڈیا کی ویب سائیٹ پر موجود تمام صارفین کے کوائف اور پاسورڈز حاصل کر لیے ہیں۔ جو کہ یقیناً ایک خطرناک بات ہے۔ مائیکروسافٹ کی جانب سے ویب سائیٹ کا کنٹرول تو دوبارہ حاصل کر لیا گیا ہے لیکن ہیکرز کے ہتھے لگنے والی ان اہم معلومات کا کوئی تدارک نہیں کیا جا سکتا۔ مائیکروسافٹ انڈیا کے صارفین کو چاہیے کہ وہ سٹور کے آن لائین آتے ہی اپنے پاسورڈز کو تبدیل کر لیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل گذشتہ سال مائیکروسافٹ کے آفیشل یوٹیوب چینل کو بھی ہیک کر لیا گیا تھا، جبکہ کمپنی ہیکرز کا سراغ لگانے میں ناکام رہی اور اب ایک بار پھر اسکی ویب سائیٹ پر حملہ کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ تمام بڑی کمپنیوں خاص کر مائیکروسافٹ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

گوگل کی پرائیویسی پالیسی میں تازہ تبدیلیاں

گوگل کی جانب سے پالیسی میں کی جانے والی سب سے اہم تبدیلی یہ ہے کہ اب گوگل کی سروسز کے ذریعے آپ جو کچھ بھی کریں، آپکی معلومات، انٹرنیٹ ہسٹری، اور تمام تر ایکٹیویٹی، اسے اب گوگل کی تمام ایپلی کیشنز پڑھ سکتی ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا کر آپکے انٹرنیٹ کے استعمال کو بھرپور اور مزید دلچسپ بنا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنے ایک دوست کو ای میل بھیجتے ہیں کہ فلاں دن مجھے دفتر کے اوقات کے بعد مل لینا۔ تو عین ممکن ہے کہ آپکا گوگل کیلنڈر یہ ای میل پڑھ کر خود بخود اس دن اور وقت کے مطابق ملاقات کا شیڈول تیار کردے، اور ملاقات سے کچھ گھنٹے قبل آپکو اس کی یاد دہانی کروا دے۔ گوگل اپنی اس نئی پالیسی کے تحت اب آپکی ای میلز اور دیگر ایکٹیویٹی کی مناسبت سے آپ کو اشتہارات بھی دکھایا کرے گا، یعنی یہ نظام اب انٹرنیٹ پر آپ کی تمام حرکات کا ریکارڈ رکھے گا اور آپکو اسی قسم کے اشتہارات دکھائے گا جس کی ورڈ کی آپ سرچ کررہے ہونگے یا ای میل میں اسے زیادہ استعمال کر رہے ہونگے۔ جہاں یہ سب کچھ ہمارے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے وہیں یہ تمام معلومات گوگل پر ہیکرز کے حملہ کی صورت میں غلط ہاتھوں میں بھی جا سکتی ہیں۔ جسکا نقصان براہ راست صارفین کو ہی ہوگا۔ گوگل کی جانب سے فی الحال ایسا کوئی طریقہ کار وضع نہیں کیا گیا جسکی بدولت ہم اس Integrated Apps کے جھنجٹ سے چھٹکارا پاسکیں۔ لہٰذا ابھی تک آپ گوگل کی کوئی بھی سروس استعمال کریں آپ کو نئی پالیسی کے مطابق ہی چلنا ہوگا۔ گو کہ ایک لحاظ سے گوگل کی نئی پالیسیاں بہت اچھی ہیں لیکن میرے خیال میں اس طرح گوگل کو بہت کھلی آزادی بھی مل گئی ہے۔ اب یہ کمپنی پر منحصر ہے کہ وہ صارفین کی پرائیویسی کا تحفظ کرتی ہے یا پھر یہ معلومات دیگر کمپنیوں کو فروخت کرکے پیسے بٹورتی ہے۔

تھری جی ٹیکنالوجی اب پاکستان میں!!!

پاکستان تھری جی موبائل ٹیلی کام سروس کے پہلے لائسنس کے اجراء کے لئے 29 مارچ 2012 کو بولی لگائی جائے گی۔ پی ٹی اے کے چیئرمین محمد یاسین نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کے دوران بتایا کہ نیلامی ایک کروڑ ڈالر سے شروع ہوگی۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ دس سے پندرہ بڑے سرمایہ کار اس ابتدائی نیلامی میں شریک ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ بولی لگانے والے کو اظہار دلچسپی کیلئے تین کروڑ پچاس لاکھ ڈالر جمع کروانے ہوں گے۔ اور لائسنس کی معیاد آٹھ سے پندرہ برس ہوگی۔ یاد رہے کہ اس وقت پاکستان میں پانچ سیلولر کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ اور پی ٹی اے کے مطابق موجودہ کمپنیاں لائسنس حاصل کرنے کے فوراً بعد ہی تھری جی سروس کا آغاز کرسکتی ہیں۔ جبکہ نئے لائسنس یافتگان ادارے مارچ 2013 میں اپنی سروس شروع کرسکیں گے۔

جی میل اکاؤنٹ کا Theme تبدیل کرنا۔۔۔!!!

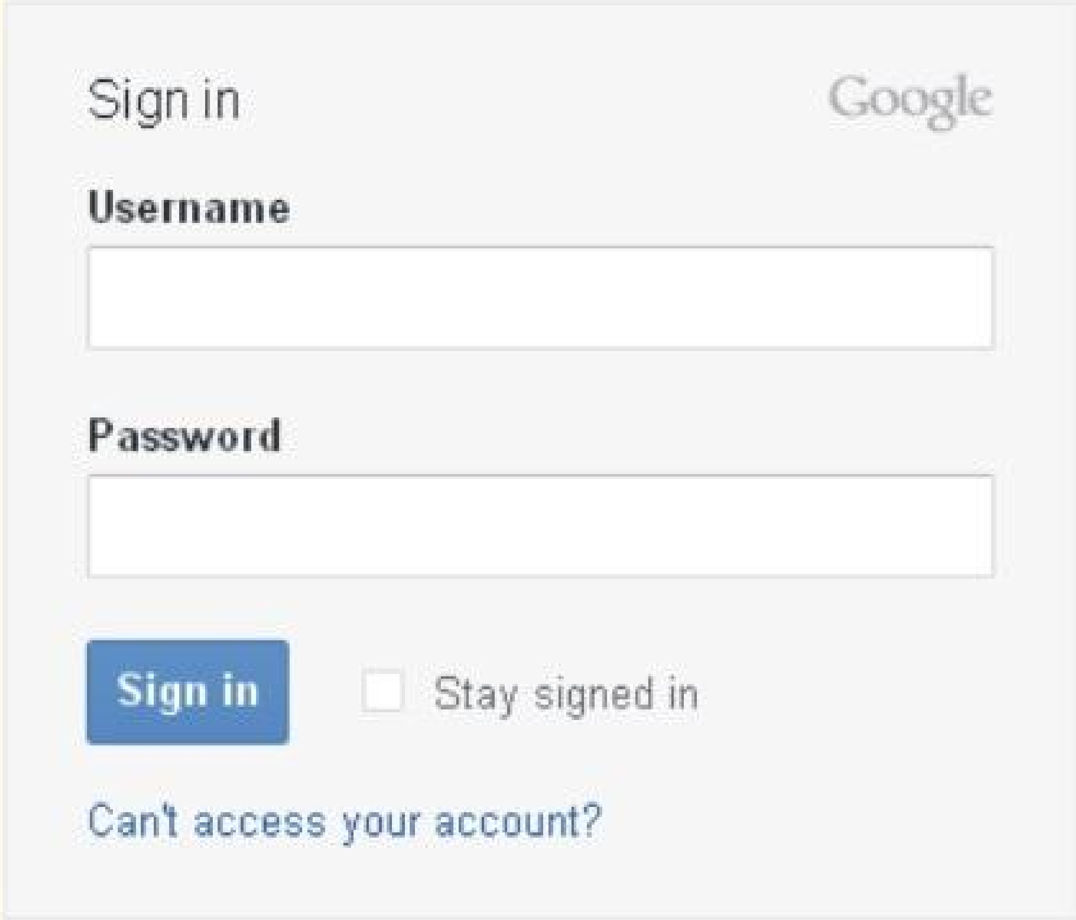

1۔سب سے پہلے www.gmail.com اوپن کر کے اپنا یوزر نیم اور پاسورڈ درج کر کے Sign In کریں

2۔اس کے بعد آپ کا جی میل اکاؤنٹ اوپن ہو جائے گا۔اس کی دائیں طرف سے اوپر والے کونے پہ جہاں آپ کی آئی ڈی لکھی ہوگی اس کے ساتھ ایک گول سا بٹن نظر آ رہا ہوگا اس پہ کریں تو کچھ آپشنز نظر آئیں گے۔ان میں سے سب سے اوپر والے آپشن Mail Setting پہ کلک کریں۔

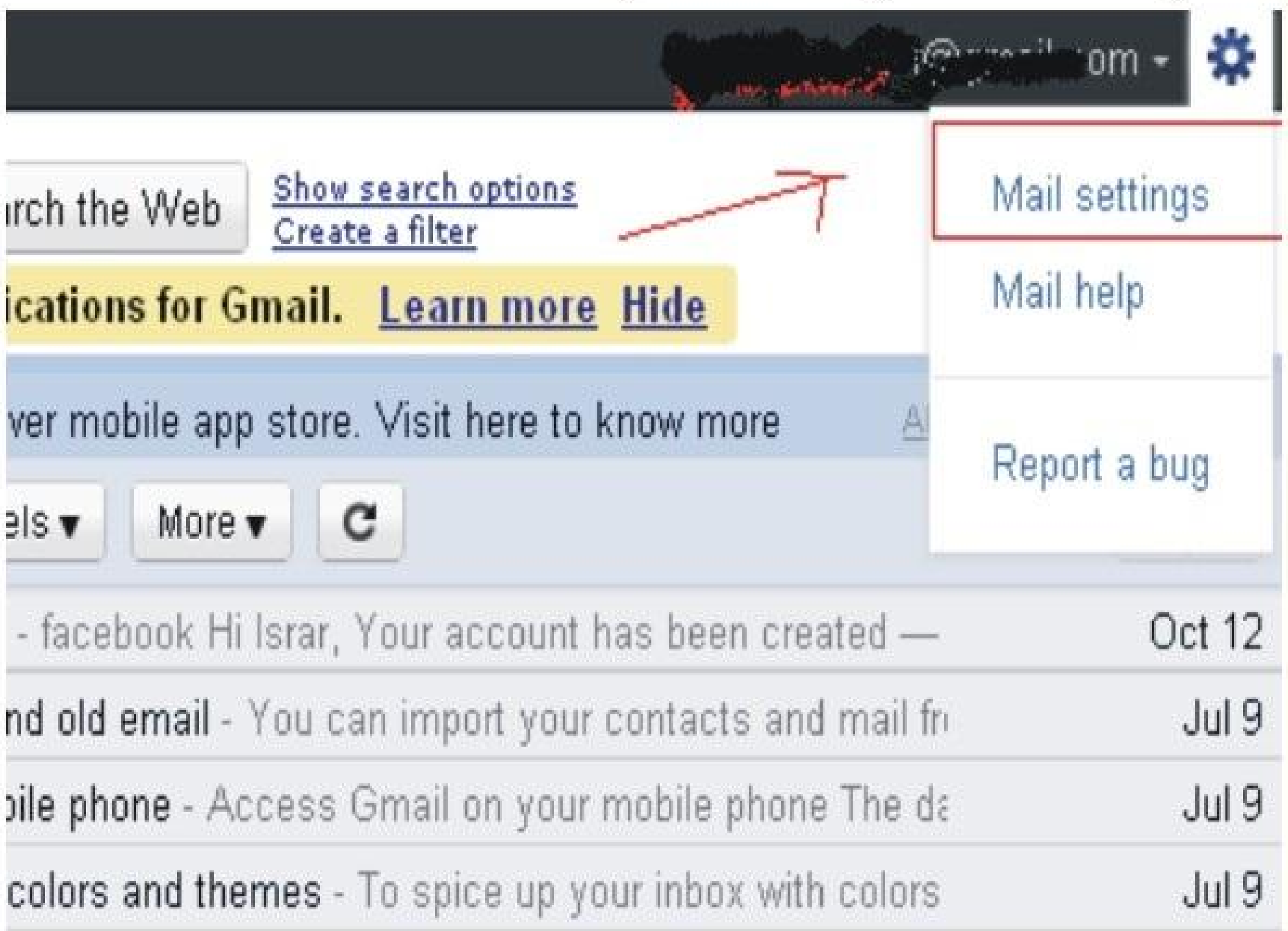

3۔اس کے بعد آپ کی جی میل سیٹنگ والا پیج اوپن ہو جائے گا۔ جہاں آپ کو مختلف آپشنز نظر آئیں گے۔سیٹنگ کے نیچے General کا آپشن ہوگا اور اس کے نیچے Theme کا آپشن ہوگا اس پہ کلک کر دیں۔

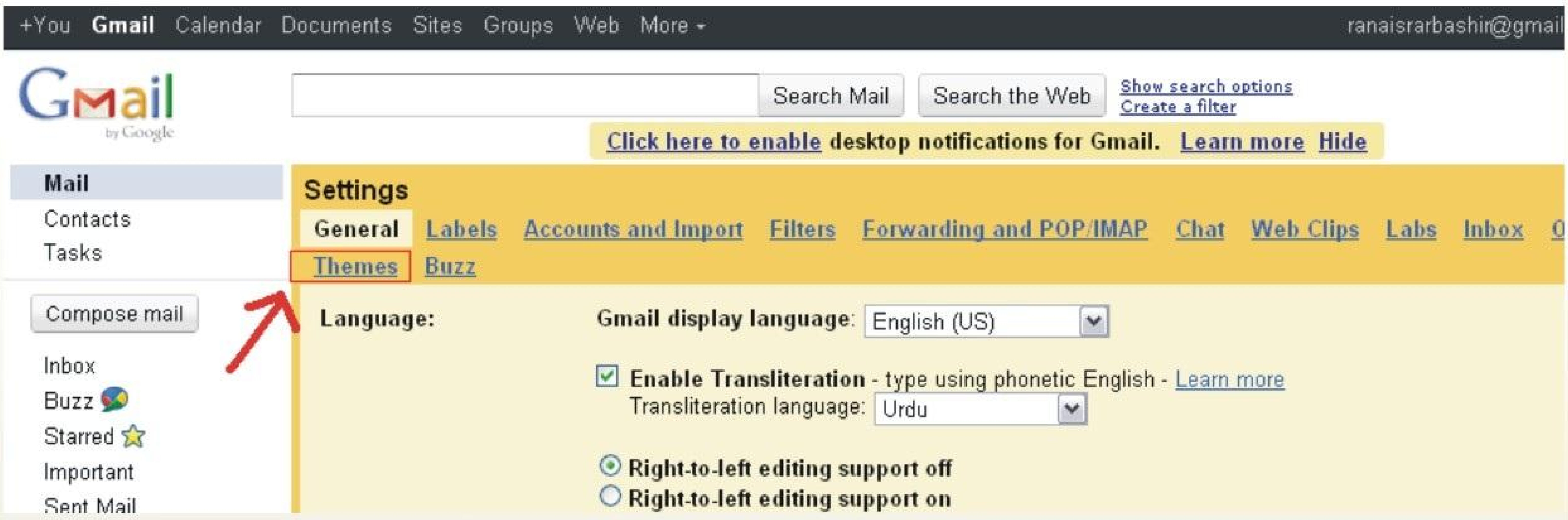

4۔اس کے بعد ایک نیو ونڈو اوپن ہوگی جس میں آپ کو بہت ساری Theme نظر آ رہی ہوگی۔پہ Theme پہ کلک کریں جو آپ کو پسند آئے۔آپ کے جی میل اکاؤنٹ کی Theme تبدیل ہو جائے گی۔

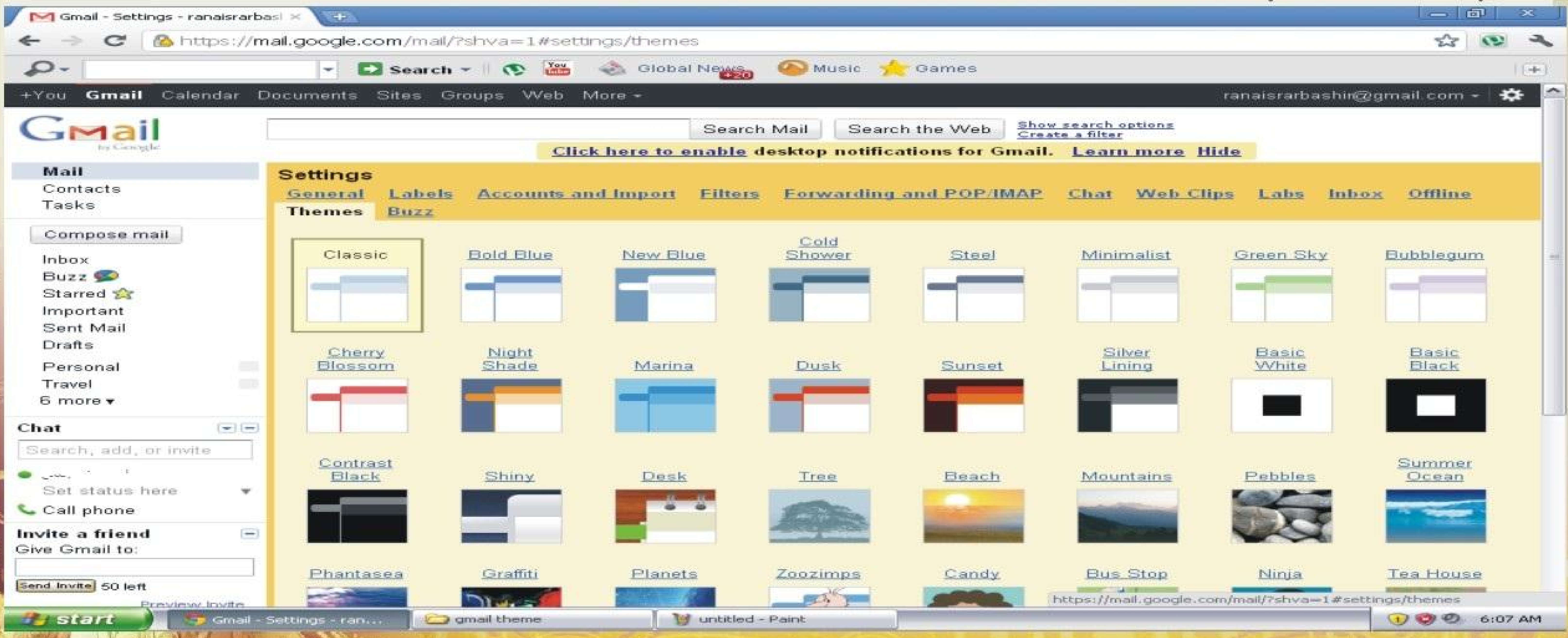

بقا کا راز

مفتی منصور احمد

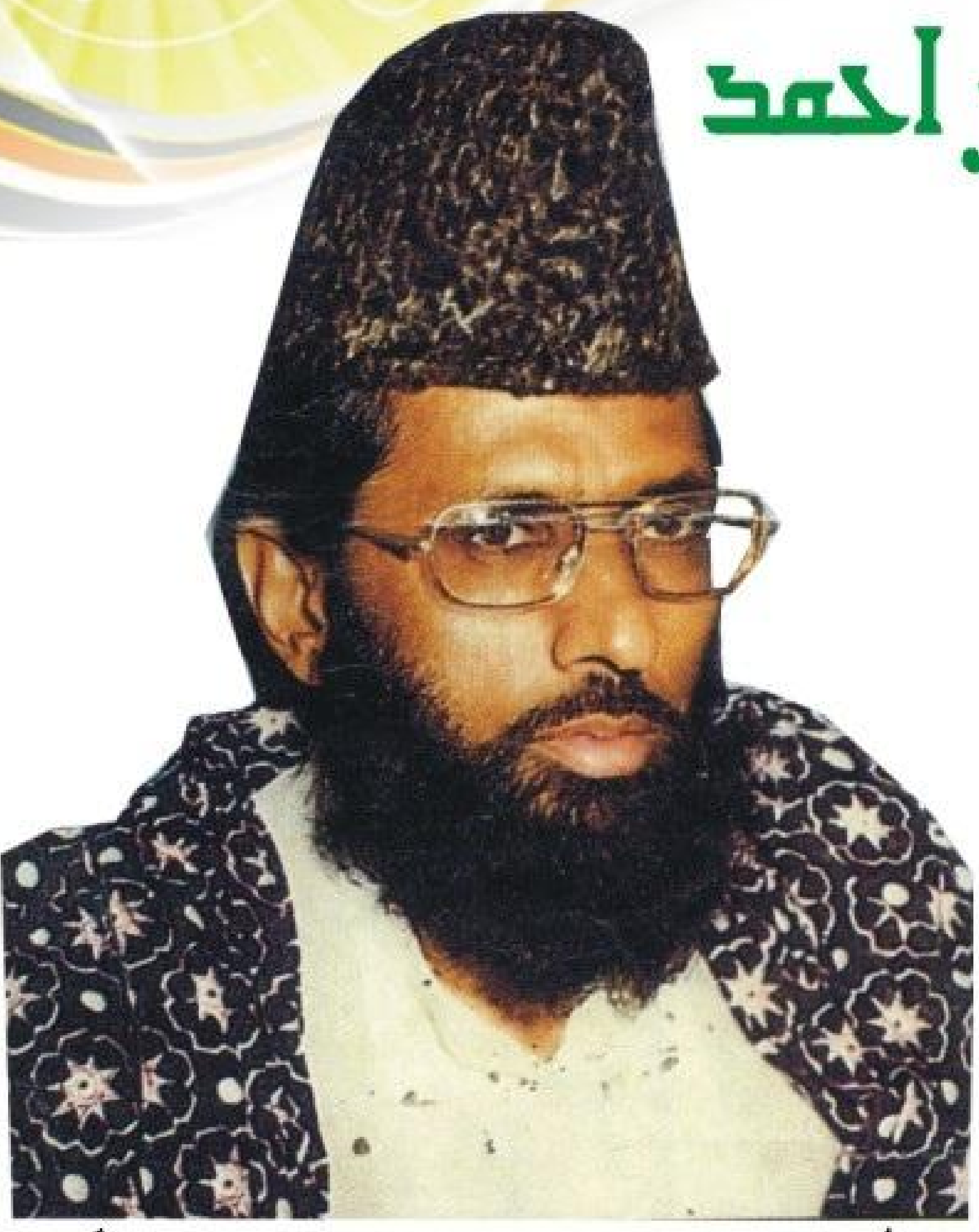

میں نے انہیں دیکھا نہیں ....لیکن سن شعور کو پہنچتے ہی ہر سمت ان کے چرچے سنے ......وہ اپنے عہد کے تاریخ ساز خطیب تھے، نظر بلند، سخن دلنواز اور جانِ پرسوز جیسی قائدانہ صفات ان کے سراپا سے روشن لیتی تھیں، گزشتہ بیس سالہ شعوری وفکری زندگی میں ان کی فکر ومنہج کے مطالعہ ومشاہدہ سے، ان کو دیکھنے والوں، ہمسفروں، رفقاء، اوران کے ساتھیوں سے مذاکرہ وملاقات سے، ان کی سوانح، تقاریر سننے اور پڑھنے سے ان کی شخصیت کا جو خاکہ نظروں اور ذہن میں تشکیل پاتا ہے وہ کسی بھی روایتی سانچے میں فٹ نہیں بیٹھتا، وہ خطیب تھے لیکن تصنع بناوٹ اور مخاطبین کی واہ واہ سننے کی خواہش جیسی سفلی اور سطحی صفات ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتی تھیں، نہ جبہ وشیروانی نہ اجرک وخوشنما دستار، نہ کوئی مخصوص وضع وقطع، نہ ترنم وشیریں گفتاری، نہ اشعارہ وتغزل، نہ قافیہ بندی، نہ مزاج کی نزاکتیں، نہ پیشہ ورانہ تقاضے، نہ ابوالکلام جیسی ادیبانہ گفتگو لیکن انہوں نے سادگی، سوز دروں اور اخلاص وتڑپ سے زمانے کو بدل ڈالا، قوم کا ذوق سماعت بدلا، سادہ تعبیرات، اندر کی تڑپ سے حدت بھرا لہجہ قوم پر سحر طاری کر دیتا، وہ مجمع کے دلوں کو اپنی مٹھی میں لے لیتے جب چاہتے ہنسا دیتے، جب چاہتے رلا دیتے، جب چاہتے تڑپا دیتے، ابوالکلام اور بخاری کے بعد اردو زبان نے ان جیسا خطیب پیدا نہیں کیا۔ لفظوں، جملوں، تعبیرات اور لہجے کے اتار چڑھاؤ سے لیس اس ساحر نے اپنی اذان دی، آواز لگائی، اپنا سودا بیچا، لیکن دنیا کی ریت کے مطابق ذاتیات کی عینک نہیں پہنی وہ چاہتا تو نسلوں کیلئے متاع دنیا سمیٹ لیتا، اسی کی زبان کی قیمت اپنوں، پراؤں نے لگائی لیکن وہ تو کسی اعلیٰ وارفع خریدار کے ہاتھوں بک کر انمول ہو چکا تھا، لاکھوں کے مجمع، دولت کی کشش اور دار ورسن کا خوف اس کی بوریا نشینی نہ چھین سکا۔ وہ قائد تھا، اپنے عہد کا بے مثال قائد، جس کے جنبش لب اور اشارۂ ابرو پر دیوانے جاں بکف حاضر رہتے، لیکن قیادت کی دلفریب اور پرخار گھاٹیوں میں وہ نہ راستے سے ہٹا نہ منزل بھولا، نہ سفر میں سست ہوا، قیادت اس کی باندی بن کر رہی، لیکن وہ پاکبازوں کا امام تھا دریا میں اترا لیکن اس کے قدم پانی سے محفوظ رہے وہ منبر پر بجلی کی کڑک اور شیروں کی مانند گرجتا اور خلوت میں اپنے رب کے حضور اس کی آہ وازری کسی سے دیکھی نہ جاتی، ایک ناخواندہ زمیندار کے بیٹا ہونے سے لے کر، طالب علمی کا زمانہ طلبہ کی قیادت، مسجد کی امامت وخطابت اور ایک ولولہ انگیز ملک گیر تحریک کا بانی ورہنما ہونے کی حیثیت میں بھی اس کا طرز زندگی دال ساگ سے آگے نہ بڑھا۔ وہ زمانے کی جدید نسل کو مخاطب کرتا لیکن وہ خود کسی پرانے قافلے کا رہرو تھا۔ وہ زمین پر اللہ کی برھان بن کر رہا، مال وزر کی ہوس، عہدہ ومنصب کی لالچ، دشمن اور موت کا خوف اور کسی کی ملامت کا ڈر اس کی کتاب زندگی میں موجود ہی نہ تھا۔

اس نے اپنی زندگی کیلئے کٹھن راستے کا انتخاب کیا، صدیوں سے نقاب پوش یہود کی کارستانیوں کو بیچ چوراہے طشت ازبام کر دیا، حاکم وقت سے بغاوت کی اور وقت کے تازہ اور طاقتور انقلاب کو للکارا، محمد a کے اصحاب n کے ہاتھوں زخم خوردہ مجوسی نسل جو یہود کی رہنمائی میں اسلام کے پردہ میں اہل بیت اطہار n کی محبت کے خوبصورت اور ایمان پرور عنوان کے ساتھ ملت بیضا کے وجود کو تیرہ صدیوں سے چرکے لگا رہی تھی اور نظر حق شناس کے مالک، زمان ومکان کے ہر گوشے ولحظے میں خدامست ربانی اہل علم ان کے کفر کی نشاندھی کرتے ہی آرہے تھے لیکن جنوب مغربی سرحدوں کے اس پار سے رونما ہونے والے خمینی انقلاب اور اس کے زہریلے لٹریچر سے جب

یہود و مجوس کا چہرہ بے کفرا پنے تھیلے سے باہر آیا تو اہل علم نے دفاع دین کی منصبی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کھلے کفر کی نشاندھی اور تعاقب کیا، ''خمینی انقلاب'' اور ''ارشاد الشیعہ'' جیسی کتب منظر عام پر آئیں لیکن ضلع جھنگ کی مردم خیز دھرتی سے اٹھنے والے دیہاتی لب ولہجے والے بوریا نشین نے اس کفر کو برسر منبر للکارا اور اس رذیل طبقے سے مقاطعہ، رشتہ داریوں کا خاتمہ، جنازوں میں عدم شرکت اور الگ قبرستانوں جیسے دو قومی نظریے کو بنیاد بنا کر وہ بجلی کی تیزی سے اور آگ کی حدت کے ساتھ گلی گلی گھوما، اس نے عظمت اصحاب پیغمبر n کے متروک موضوع کو زندہ کر دیا۔ صحابہ کی محبت اور عظمت کا علم ہاتھ میں تھام کر وہ دیوانہ ہو گیا، صدیق اور اس کی بیٹی کی تطہیر کیلئے اس کی تڑپ جستجو اور رونا آج بھی کلیجہ منہ کو لے آتا ہے، اس نے اہل علم کے دروازوں پر دستک دی، صحابہ n کے نام پر وہ ارباب اقتدار کے پاس بھی گیا کہ صحابہ n کے ناموس کے تحفظ کا قانون بناؤ ہم تمہاری چاکری کریں گے، اس نے صحابہ n کی غلامی ہی اتحاد ملت کا نکتہ قرار دیا، اس نے اصحاب محمد a کی عزت اور مقام کو اور ان کے دشمنوں کے انجام کو یوں بیان کیا کہ صدیق و فاروق l کو بھونکنے والی زبان اور عائشہ وحفصہ پر تبرا کرنے والی قلم تو تقیہ کی دبیز چادروں میں جا چھپی اور ان کے ساتھ ساتھ صحابہ n کو اپنے جیسے انسان قرار دیکر ان کے معیار حق اور ایمان کی کسوٹی ہونے کے منصب سے انکاری بھی حواس باختہ ہو گئے اور وہ حق نواز جھنگوی جس نے اپنی زندگی کا خلاصہ اپنی زبان میں یوں بیان کیا تھا کہ ''میں اتنا ضرور کر جاؤں گا کہ جو زبان صحابہ n کے خلاف زہر اگلتی ہے وہ اپنے ایمان کو ثابت کرنے میں ناکام ہو جائے گی'' اور بالکل یہ سچ کر دکھلایا۔

اسے تشدد پسند، انتہا پرست اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والے جیسے القاب سے نوازا گیا، مادرزاد ننگا کر کے اس کی عزت نفس کو بھی تشدد سے کچلا گیا، ریاستی جبر کے تمام طریقے اس پر آزمائے گئے، برف کی سلوں پر گھنٹوں لیٹ کر بھی وہ مثل بلال احد، احد ہی کہتا رہا اسے ڈرایا گیا، دھمکایا گیا لیکن وہ تو اس راہ میں فنا ہو جائے کو ہی دائمی بقا جان چکا تھا، پھر وہی ہوا اسے مٹانے کا منصوبہ تیار ہوا، خاک وخون کے پرانے منظر سجے اور سوا پانچ فٹ کے اس کمزور سے شرارہ نما جسم کو قبر کا لقمہ بنا کر بہت سے لوگ سمجھے کہ ''بس ختم'' لیکن جھنگوی اب مرنے والا نہ تھا وہ تو اپنے نظریے، مشن، فکر اور منہج کے ساتھ امر ہو گیا یقیناً سچ ہی کہتا تھا کہ

فنا فی اللہ کی تہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

مکہ میں مکتبوں کی یاترا کے دوران روافض کے کفر پر عربی کتاب خریدتے ہوئے اس عرب دوکاندار کی بات نے مجھے حیران کر دیا کہ یہ پاکستان کے علماء کا صدقہ جاریہ ہے اور جب اس کی زبان سے مولانا حق نواز اور ان کے رفقاء کا نام سنا تو بے ساختہ زبان سے نکلا وہ زندہ ہیں، یقیناً زندہ ہیں۔ میں کبھی ان کی جماعت کا رکن نہیں رہا لیکن میں انہیں اس صدی کی عظیم ترین اور عہد ساز شخصیت سمجھتا ہوں اور ہر وقت دعا کرتا ہوں کہ اس جگر پرسوز کی نوا پر جمع ہونے والے اس کے راستے پر اسی اخلاص وللّٰھیت سے کاربند رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ

خون ہے شہید کا یہ رائیگاں نہ جائے گا
جھنگوی کا پاک خون انقلاب لائے گا

(۲۲ فروری یوم شہادت مولانا حق نواز جھنگوی کی مناسبت سے تحریر کیا گیا)۔

نئی آنے والی Windows 8 میں کیا منفرد ہے؟؟

آیان احمد

آپریٹنگ سسٹم کی حیثیت کسی بھی کمپیوٹر کیلئے وہی ہے جو ایک جسم کیلئے روح کی ہوتی ہے۔ جس طرح روح کے بغیر جسم کسی کام کا نہیں ہوتا، بالکل اسی طرح آپریٹنگ سسٹم کے بغیر کمپیوٹر کسی کام کا نہیں۔ آپریٹنگ سسٹم اُس پروگرام یا سافٹ ویئر کو کہتے ہیں جو کمپیوٹر کے پروسسر کو دی جانے والی ہدایات پر عمل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ بہرحال آپریٹنگ سسٹم کے طور پر دیگر پروگرام استعمال ہوتے رہے۔ ان کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں، مائیکروسافٹ نے سب سے پہلا آپریٹنگ سسٹم Dos متعارف کروایا، جس میں لکھ کر کمپیوٹر کو ہدایات دی جاتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے تبدیلی اور جدت آتی گئی تو مائیکروسافٹ کی طرف سے ''ونڈوز آپریٹنگ سسٹم'' (Windows Operating System) متعارف کروایا گیا۔ پھر یکے بعد دیگرے ونڈوز کے کئی ورژن متعارف کروائے گئے۔ ہر ورژن میں پہلے سے بڑھ کر نئی چیزیں متعارف کروائی جاتی رہیں۔ windows 95، windows 98 کے بعد windows xp اور پھر windows Vista کی ناکامی کے بعد 22 جولائی 2009 کو Windows 7 متعارف ہوا۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ آپریٹنگ سسٹم صرف کمپیوٹر ہی کی ضرورت نہیں رہا، بلکہ سمارٹ فونز، ای بک ریڈرز، ٹیبلٹ پی سیز کیلئے بھی ضروری ہے۔ زیادہ تر موبائل فونز میں مندرجہ ذیل آپریٹنگ سسٹم استعمال ہو رہے ہیں۔

☆symbian سیمبین

☆Andrid اینڈرائڈ

☆مائیکروسافٹ کا مخصوص ونڈو موبائل ورژن۔

یہ تو صرف موبائل فونز کی بات ہے۔ جبکہ ٹیبلٹ پی سیز یا ای بک ریڈرز وغیرہ میں بھی الگ الگ آپریٹنگ سسٹم استعمال ہوتے ہیں۔ مائیکروسافٹ اس مسئلے کے حل کیلئے ایک نیا آپریٹنگ سسٹم تیار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ کیلئے یکساں مفید ثابت ہو۔ اس کا نام Windows 8 رکھا گیا ہے۔ ونڈوز 8 کا گرافکس یوزر انٹرفیس پہلے ورژنز کے مقابلے میں خاصا مختلف بنایا جا رہا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ ڈیوائسز میں ٹچ سکرین کا استعمال ہے۔ مائیکروسافٹ کے ذمہ داران کے مطابق ونڈوز 8، ونڈوز 95 کے بعد بالکل نئے رخ کا آپریٹنگ سسٹم ہوگا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ونڈوز 8 میں کیا کچھ نیا ہے۔ اور کیا کچھ باقی ونڈوز سے منفرد ہے۔

لوگو

حال ہی میں مائیکروسافٹ کی جانب سے ونڈوز 8 کا لوگو متعارف کروایا گیا ہے۔ یہ لوگو پچھلے تمام لوگوز کی نسبت بہت ہی سادہ ہے اور ونڈوز کے سب سے پہلے ورژن 1.0 سے کافی مماثلت رکھتا ہے۔ ونڈوز کے لوگو کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں چار رنگ سرخ ، سبز ، نیلا اور پیلا موجود ہوتے ہیں۔ ونڈوز ایکس پی کے بعد سے لوگو کو ایک لہراتے ہوئے جھنڈے کی شکل دی گئی تھی جو کہ ونڈوز 7 تک برقرار رہی۔ نیا متعارف کروایا جانا والا لوگو ونڈوز کے نئے میٹرو انٹرفیس سے کافی مماثلت رکھتا ہے اور اس میں صرف ایک رنگ کا استعمال کیا گیا ہے، جو کہ فی الحال نیلا ہے لیکن مختلف تھیمز کے ساتھ اس کا رنگ بھی تبدیل کیا جا سکے گا۔ مائیکروسافٹ کی جانب سے تھری ڈی ایفکٹس دینے والا یہ لوگو شاید میٹرو انٹرفیس کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔

start سکرین:

ونڈوز 8 میں start سکرین بالکل نئے انداز میں کھل کے آتی ہے۔ جس میں دستیاب شدہ ایپلیکیشنز سامنے آتی ہیں۔ یہ انٹرفیس ونڈو موبائل فون 7 کے سافٹ ویئر سے ملتا جلتا ہے۔ یہ start سکرین پرانی ونڈوز کے Start Menu کے متبادل کے طور پر ہے۔ اس start سکرین کو یوزر اپنی مرضی کے مطابق بھی ترتیب دے سکیں گے۔

ٹائلز نوٹیفیکیشن فیچر:

ونڈوز 8 کے ٹائلز نوٹیفیکیشن فیچر کی مدد سے ہر ایپلیکیشن کے بارے میں اپ ٹو ڈیٹ معلومات ملتی رہیں گی۔ ایک وقت میں ایک یا دو سے

زیادہ ایپلیکیشنز کے دوران باآسانی ایک سے دوسرے میں سوئچ کرنے کی سہولت موجود ہوگی۔ایک وقت میں سکرین پر ایک سے زیادہ ایپلی کیشنز پہ کام کیا جاسکے گا۔اور ایپلی کیشنز کی لائبریری بنانے کی سہولت بھی موجود ہوگی۔

سپورٹ:

ونڈوز 8 دو قسم کی ایپلیکیشنز کو زیادہ سپورٹ کرے گی، پہلی HTML 5 میں بنی ہوئی اور دوسری java میں بنی ہوئی۔جس طرح موبائل ایپلی کیشنز ہوتی ہیں۔

انٹرنیٹ ایکسپلورر:

ونڈوز 8 میں انٹرنیٹ ایکسپلورر کا 10 ورژن ہوگا۔جو کہ کافی تیز اور مؤثر ہوگا۔دراصل Google Chorme اور Firefox کے متبادل کے طور پہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ٹچ سکرین:

نئے آنے والے اس آپریٹنگ سسٹم کو خاص طور پر ٹچ سکرین سے مزین کمپیوٹرز کے لئے تخلیق کیا گیا ہے۔لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ کی بورڈ اور ماس استعمال کرنے والے ڈیسک ٹاپ کمپیوٹرز کے لئے بھی انتہائی موزوں ہے۔کچھ پرانی ایپلیکیشنز پر ٹچ سکرین کام نہ کر سکے، مگر وہاں کی۔بورڈ، ماؤس ہی آسانی سے کارآمد ہوں گے۔

8 سیکنڈ میں ونڈو کھل جائے گی:

ونڈوز استعمال کرنے والے صارفین کو اکثر یہ شکوہ رہتا ہے کہ ان کی ونڈوز بہت دیر سے کھلتی ہے، اگرچہ انکے پاس جدید ترین کمپیوٹر ہیں۔اس مسئلہ کے حل کہ طور پر کچھ صارفین اپنا کمپیوٹر شٹ ڈان کرنے کی بجائے ہائی برنیٹ یا سلیپ کی آپشن استعمال کرتے ہیں۔اسی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے مائیکروسافٹ نے اپنی نئی آنے والی ونڈوز 8 میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی ہیں اور اب ایک جدید کمپیوٹر پر ونڈوز 8 صرف 8 سیکنڈ میں مکمل طور پر کھل جایا کرے گی۔اس

تیزی کا سبب ونڈوز 8 کے لئے تخلیق کیا گیا نیا شٹ ڈاؤن سسٹم ہے۔یہ سسٹم کم و بیش پچھلے ورژنز میں شامل ہائی برنیٹ سسٹم سے ملتا جلتا ہے، لیکن یہ مختلف اسطرح ہے

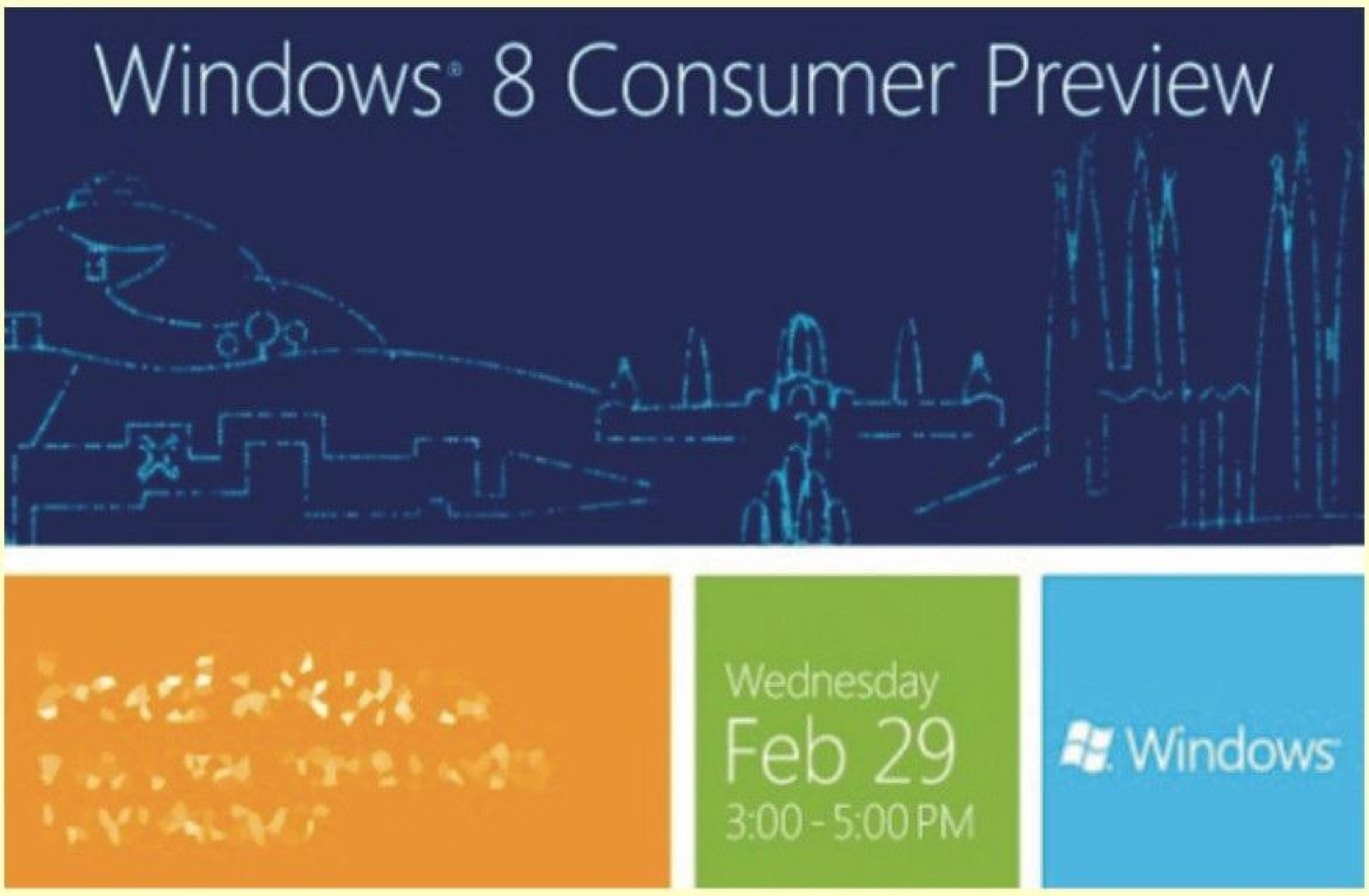

کہ ہائی برنیشن کی نسبت یہ تمام فائلز کو محفوظ نہیں کرتا بلکہ صرف کرنل فائل کو محفوظ کرتا ہے۔اور دوبارہ سٹارٹ کرنے پر اسے فوری کھول دیتا ہے۔ونڈوز 8 کمپیوٹر پراسیسر کی ملٹی کورز کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے سسٹم کو فوری طور پر کھول دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ نظام تمام فائلز نہیں محفوظ کرتا لہذا اس کی ہائیبرنیشن فائل بھی بہت چھوٹی سی ہوتی ہے۔مائیکروسافٹ کے مطابق اس نئے نظام کی بدولت اب صارفین 30 سے 70 فیصد تیزی کے ساتھ اپنی ونڈوز کھول سکیں گے۔(آئی ٹی نامہ)

سسٹم ریکوائرمنٹس (Requirements)

1 GHz or faster processor

1 GB RAM (32-bit) or 2 GB RAM (64-bit)

16 GB available hard disk space (32-bit) or 20 GB (64-bit)

DirectX 9 graphics device with WDDM 1.0 or higher driver

1024 x 768 minimum screen resolution

قارئین پچھلے سال ستمبر میں ونڈوز 8 کا ڈویلپر ورژن پیش کیا گیا تھا۔حال ہی میں اس کا Consumer ورژن پیش کیا گیا ہے۔جو کہ مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤنلوڈ کیا جا سکتا ہے۔

http://windows.microsoft.com/en-US/windows-8/iso

جس طرح ونڈوز 8 کو جدت کے میدان میں ایک نیا سنگ میل کہا جا رہا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی مائیکروسافٹ اس توقع پہ پورا اتر سکے گا؟؟ اس سوال کا جواب تو تب ہی دیا جا سکے گا۔جب ونڈوز 8 کا فائنل ورژن پیش کیا جائے گا۔جس کی آمد اکتوبر 2012 تک متوقع ہے۔

ابلاغ سکول

ان پیج ۔ اردو لکھنے کا سافٹ ویئر

مبین رشید

دوستوں آپ سب کیسے ہیں امید کرتا ہوں کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ دوستوں آج سے آپ کا ان پیج کا کورس شروع ہو رہا ہے۔ جس میں آپ کو ان پیج کا مکمل کورس کرایا جائے گا۔ انشااللہ۔ دوستوں اس کورس کی شروعات کے لیے آپ کو ایک عدد ان پیج کی ضرورت ہوگی۔ جس کی سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کمپیوٹر شاپس پر باآسانی مل جاتی ہیں۔ سی ڈی میں ان پیج کا سیٹ اپ ہو تو آپ انسٹال کرلیں اور کچھ میں ڈائرکٹ ان پیج کو فولڈر رہوتا ہے۔ آپ اس فولڈر کو اپنی ہارڈ ڈسک میں سیو کرلیں۔ اس فولڈر میں آپ کو ان پیج کا ایک شارٹ کٹ نظر آئے گا۔ آپ اس پر رائٹ کلک کریں اور پھر Send To پر آئیں پھر Desktop (creat shortcut) پر کلک کرلیں۔ جیسے ہی آپ کے پاس ونڈوز 98 ہے۔ تو آپ کا کمپیوٹر Restart ہو جائے گا۔ اور اگر آپ کے پاس ونڈوز XP ہے۔ تو ایرز کے بعد آپ کا کمپیوٹر ری اسٹارٹ نہیں ہوگا۔ اور آپ کا ان پیج اوپن ہو جائے گا۔

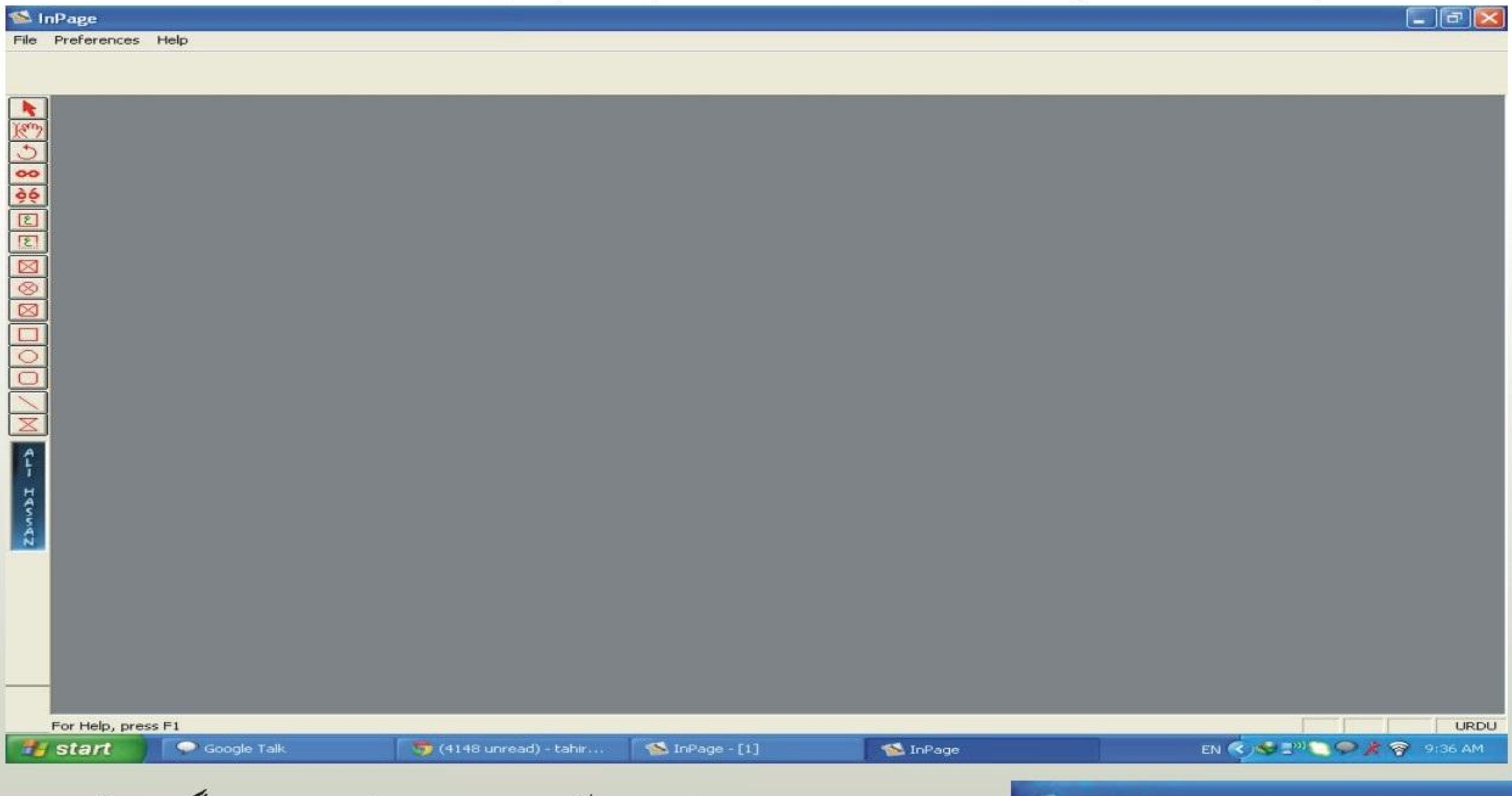

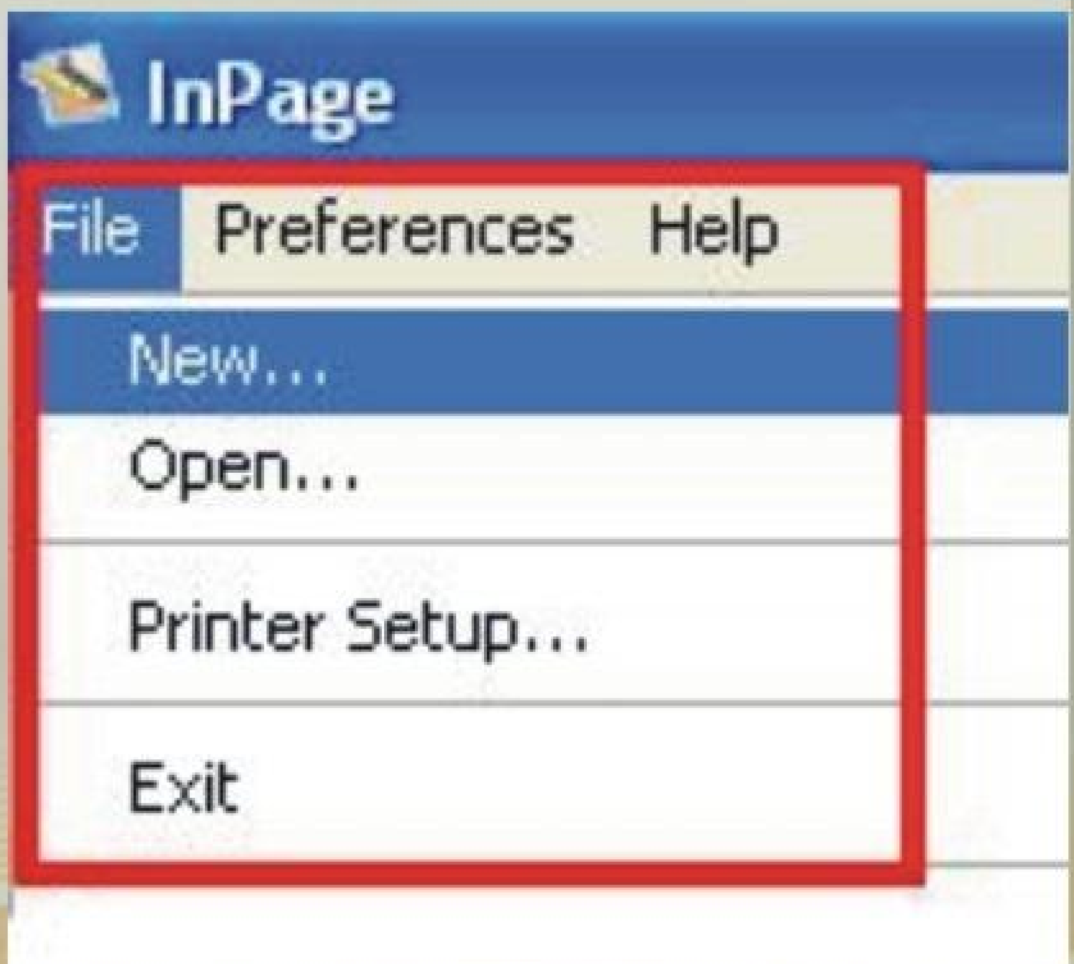

جب ان پیج اوپن ہو جائے گا۔ تو اس کی مین ونڈوز آپ کے سامنے آئے گی۔ آپ کو ان پیج استعمال کرنے کیلئے پہلے نئی فائل بنانی ہوگی۔ نئی فائل بنانے کے لئے Ctrl+N یا File Menu میں جا کر New پر کلک کردیں۔ جس سے ایک باکس اوپن ہو جائے گا۔ آپ اس کو ok کردیں۔ اس باکس کو Page Setting باکس کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں آپ اپنے سامنے صفحے کی سیٹنگ کرتے ہیں۔

صفحے کی سیٹنگ:

آپ کے ان پیج کے تمام کام کا انحصار آپ کے صفحے کی سٹینگ پر ہوتا ہے۔ آپ جب Ctrl+N کریں گے۔تو آپ کے ان پیج کی میں اسکرین پر Page Setting کا ایک باکس ظاہر ہوگا۔اس باکس میں آپ صفحے کی Width کو170 کردیں اورHeight کو اپنی تحریر کے مطابق چھوٹا یا بڑا کرلیں۔

کی بورڈ سیٹنگ:

صفحے کی سیٹنگ کے بعد اب لکھنے کا مرحلہ آتا ہے۔اس وقت ان پیج میں Key Board کی ڈیفالٹ سیٹینگ Monotype ہوتی

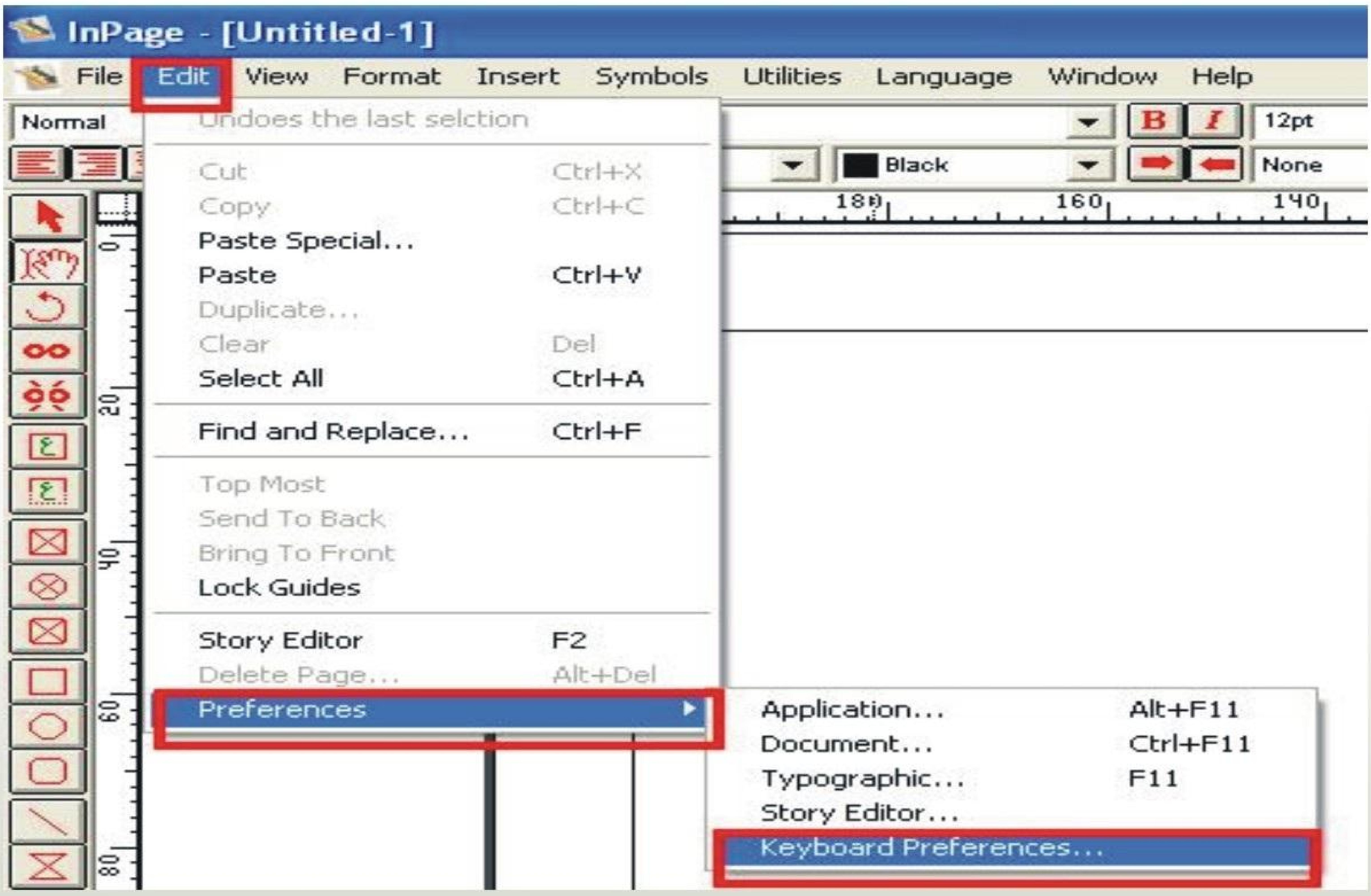

ہے۔جوکہ ہمارے انگلش کی بورڈ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔ہم کو ایک ایسے کی بورڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔جو ہمارے انگلش کی بورڈ

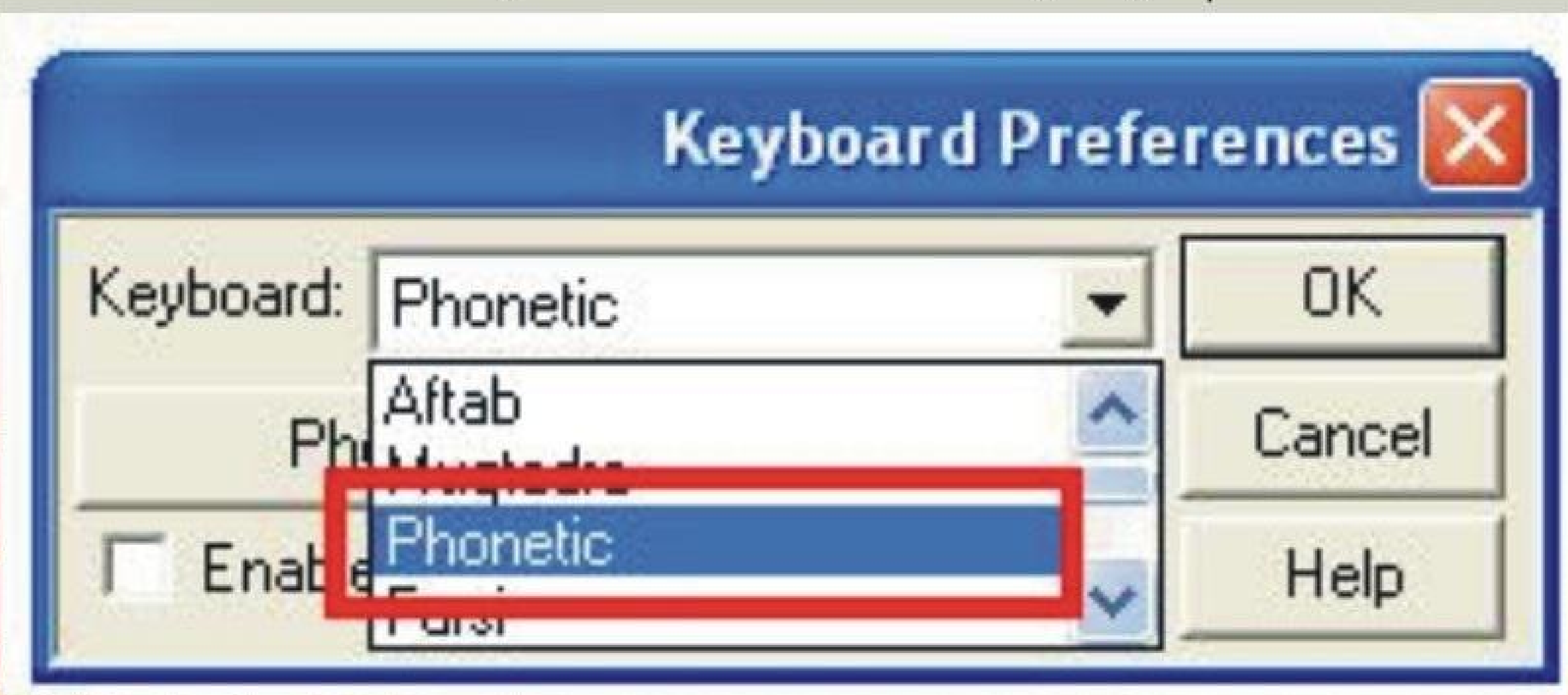

کیساتھ ساتھ اردو کی بورڈ کو بھی سپورٹ کرئے۔اس لیے Phonetic کی بورڈ استعمال ہوتا ہے۔جوکہ ہمارے کو انگلش کی بورڈ پر اردو کی بورڈ کی سہولت میسر کرتا ہے Phonetic سے Monotype۔

کرنے کے لئے Edit میں جا کر Preference میں جا کے Keyboard Perference پر کلک کر دیں.

انگلش کی بورڈ پر اردو لکھنا

انگلش کی بورڈ پر اردو لکھنا بہت آسان ہے بس اس کے ذرا سے محنت کرنا پڑے گی آپ کو۔ انگلش کی بورڈ سے اردو کے الفاظ کس طرح لکھے جائیں؟ تو اس مسئلہ کا حل ان پیج میں ہی ماجود ہے۔ ان پیج ہم کو موجودہ کی بورڈ کا View دیکھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ Edit میں جائیں وہاں سے پھر Keyboard Perferences پر کلک کر دیں۔ اور Phonetic Keyboard View پر کلک کر دیں۔ اب آپ کو Phonetic کی بورڈ نظر آ رہا ہوگا۔ آپ یہاں یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ انگلش کے کون سے حرف سے اردو کا کون سا حرف بنتا ہے۔

آپ لوگ اس ویو کا پرنٹ لے کے اپنے پاس رکھ لیں تاکہ ابتدائی دنوں میں جو لفظ آپ کو نہ ملے آپ اس کو دیکھ سکیں۔ آج کی کلاس یہاں پر مکمل ہوتی ہے۔ اگر آپ کو کوئی بات سمجھ نا آئی ہو تو آپ ای میل کر کہ پوچھ سکتے ہیں۔

بعض جانور جنت میں جائیں گے

علامہ سید احمد حموی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ دس جانور جنت میں جائیں گے۔

۱۔ ناقۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ ناقۂ صالح علیہ السلام
۳۔ عجل ابراہیم علیہ السلام
۴۔ کبش اسماعیل علیہ السلام
۵۔ بقرۂ موسیٰ علیہ السلام
۶۔ حوتِ یونس علیہ السلام
۷۔ حمار عزیر علیہ السلام
۸۔ نملۂ سلیمان علیہ السلام
۹۔ ہدہد سلیمان علیہ السلام
۱۰۔ کلبِ اصحاب کہف

مشکوٰۃ الانوار میں لکھا ہے کہ ان کا بھی حشر ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد ۵ صفحہ ۳۷۲)

منت ماننے کی شرائط

قرآن مجید ختم کروانے کی منت لازم نہیں ہوتی، شرعاً منت جائز ہے مگر منت ماننے کی چند شرائط ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی منت مانی جائے، غیر اللہ کے نام کی منت جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔

۲۔ منت صرف عبادت کے کام کی صحیح ہے، جو کام عبادت نہیں ہے اس کی منت بھی صحیح نہیں۔

۳۔ عبادت بھی ایسی ہو کہ اس طرح کی عبادت کبھی فرض یا واجب ہوئی ہے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی وغیرہ، ایسی عبادت کہ اس کی جنس کبھی فرض واجب نہیں اس کی منت بھی صحیح نہیں چنانچہ قرآن خوانی کی منت مانی ہو تو لازم نہیں ہوتی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۳ صفحہ ۴۱۹)

Windows 7 میں Stereo Mix ڈھونڈنے کا طریقہ کیا ہے؟

آپ بھی پوچھیے!!!

اللہ وسایا کراچی

ونڈوز سیون جہاں یوزرز کے لیے بہت سی آسانی فراہم کی وہاں ساتھ ساتھ یوزرز کو کچھ مشکل میں بھی ڈال دیا ہے۔اس میں سے ایک مسئلہ جو ہمارے دوستوں کو درپیش ہے وہ یہ کی ونڈوز سیون میں Stereo Mix کام نہیں کرتا۔

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔

سب سے پہلے دائیں طرف نیچے جہاں پہ ٹائم ہوتا ہے اس کے ساتھ والیم کنٹرول والے بٹن پہ رائٹ کلک کریں۔اس سے جو چھوٹی سی سکرین اوپن ہوگی اس میں آپ کو Recording Device کا آپشن نظر آئے گا۔اس پہ کلک کردیں۔

اس کے بعد ایک سکرین اوپن ہوگی جس میں کمپیوٹر کی Recording دیوائسز نظر آرہی ہوں گی جو کام کررہی ہوگی۔یہاں نیچے رائٹ کلک کرنے سے آپ کو سب سے نیچے کچھ اس طرح کے آپشن نظر آئیں گے۔Show Disable Devices اور Show Disconnected Devices یہ دونوں آپشن ان چیک ہوں گے۔ان پہ لفٹ کلک کرکے چیک کردیں۔ان کو چیک کرنے سے آپ کے کمپیوٹر میں موجود تمام ریکارڈنگ نظر آنا شروع ہوجائیں گی۔

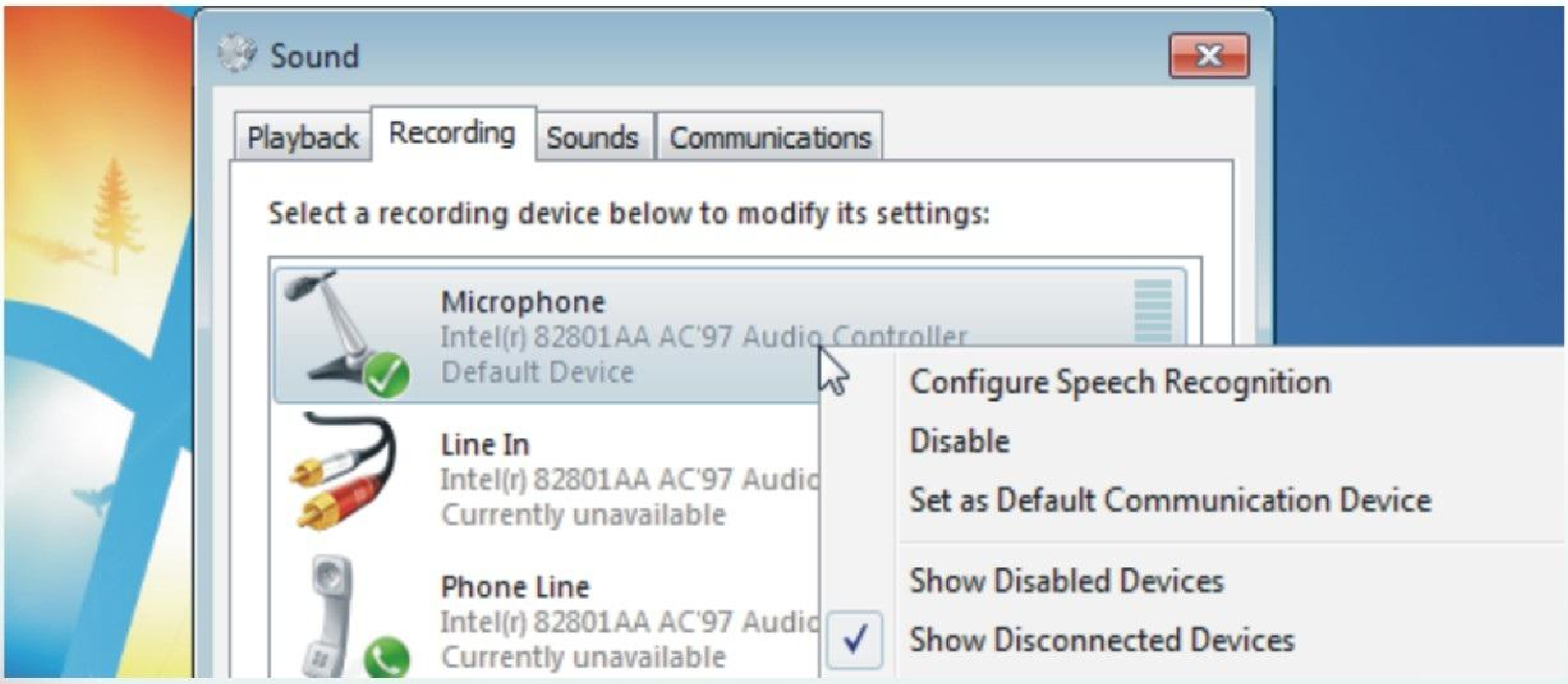

اس کے بعد ان دیوائسز میں آپ کو Stereo Mix بھی نظر آئے گا۔اس پہ رائٹ کلک کریں۔سب سے اوپر آپ کو Enable کا آپشن نظر آئے گا اس پہ کردیں۔

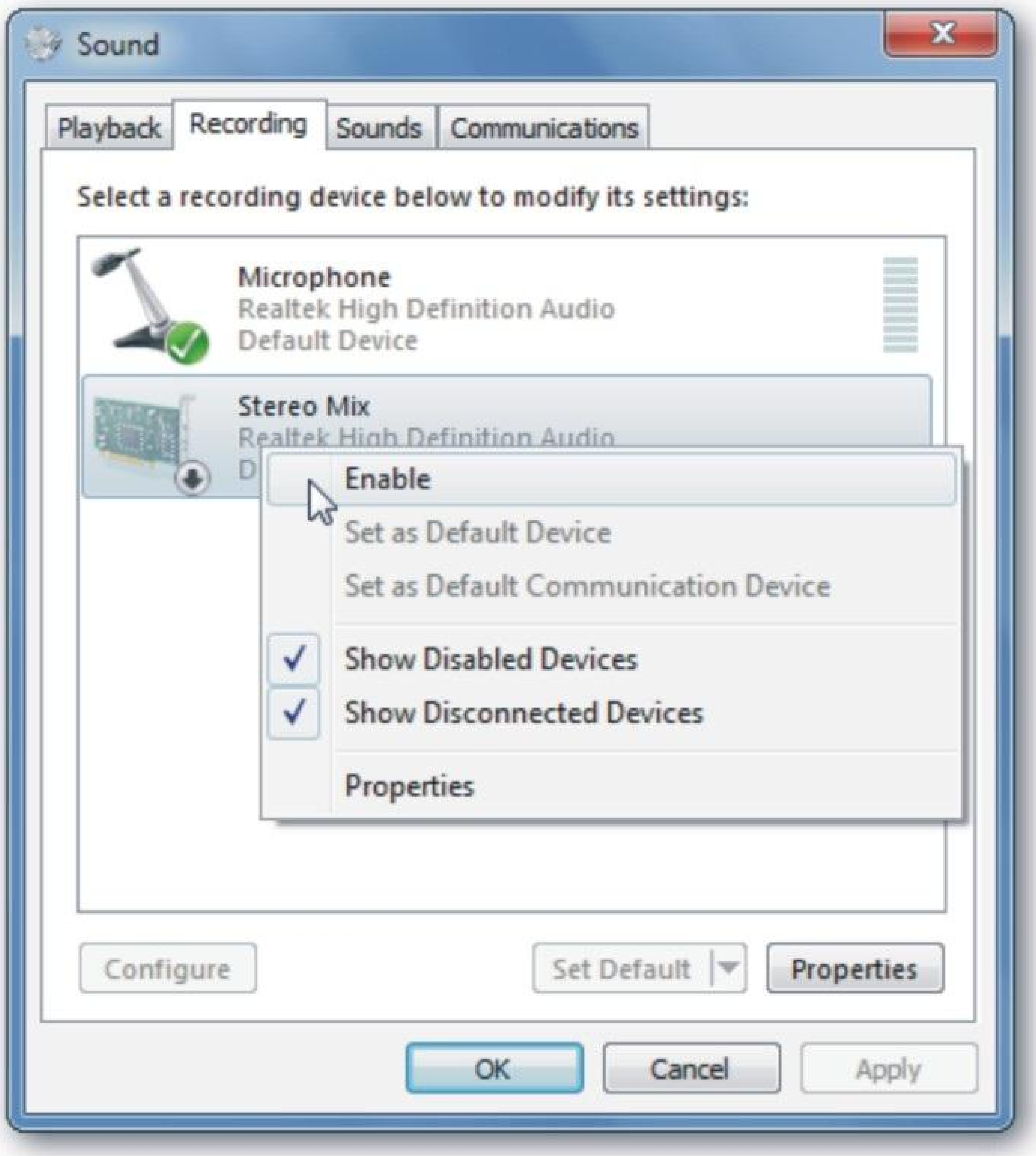

۔ Stereo Mix کو Enable کرنے کے اس پہ دوبارہ رائٹ کلک کریں اور سنٹر میں آپ کو Set as Default کا آپشن نظر آئے گا اس پہ کلک کردیں۔

اس طرح آپ کے کمپیوٹر میں Stereo Mix کام کرنا شروع کردے گا

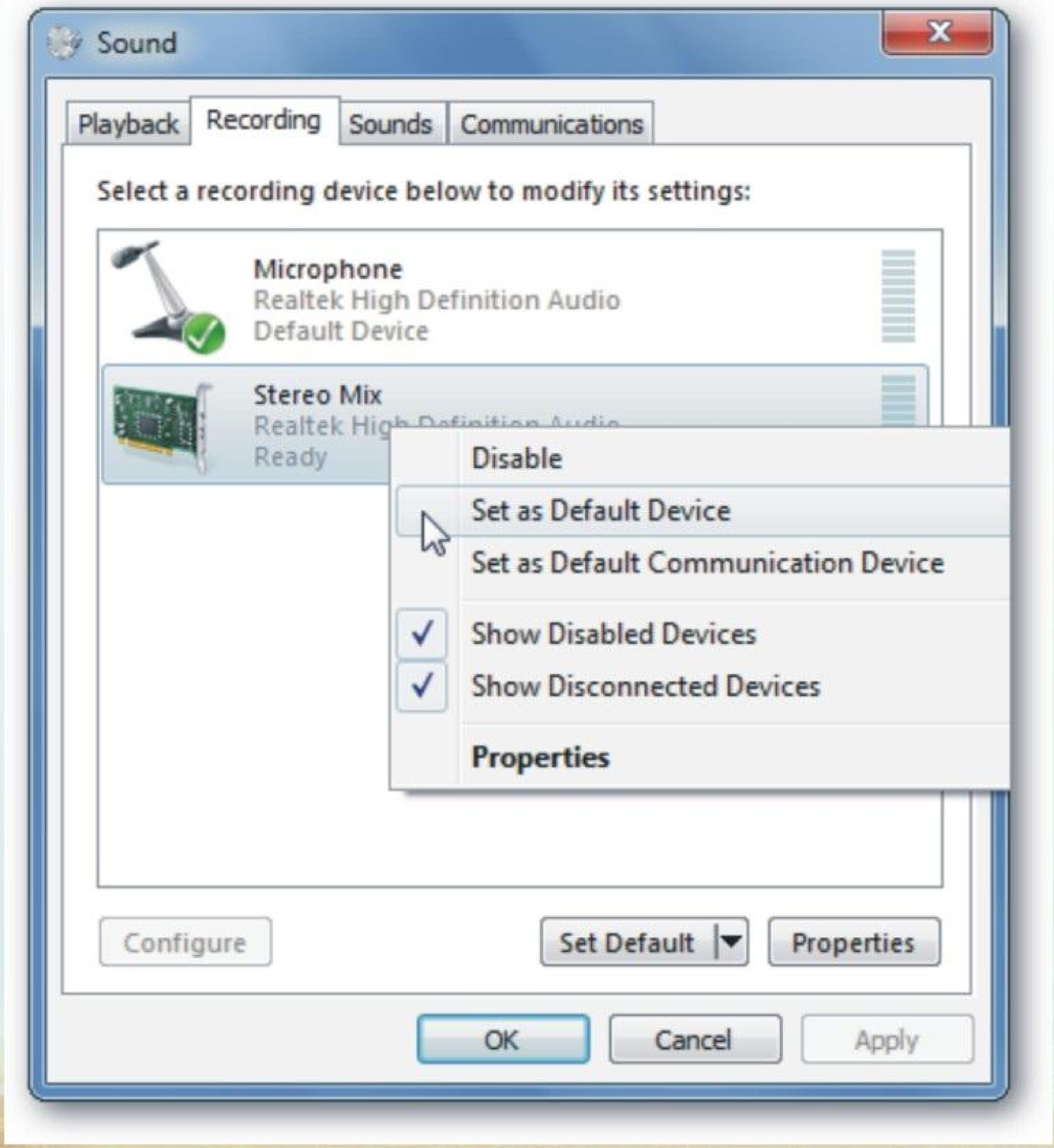

انٹرنیٹ سیکیورٹی کی لوگر کیا ہے

(اہلسنت ڈیفنڈر)

کی لوگر ایسے سافٹ ویئرز ہیں۔ جو آپ کے کمپیوٹر پر ہونے والی نقل و حمل پہ نظر رکھتا ہے۔اور کمپیوٹر پہ ہونے والے ہر کام کو محفوظ کرلیا ہے۔کی لوگر سافٹ ویئرز میں اہم کی سٹروک اور سکرین شارٹ ہیں

کی سٹروک: کی سٹروک جیسا کہ نام سے پتا چل رہا ہے بٹن دبانا۔ہم کی بورڈ پہ جو بھی بٹن دباتے ہیں کی سٹروک اس کو محفوظ کرلیتا ہے۔اس سے آپ کا پاسورڈ ہیک ہوجاتا ہے۔

سکرین شارٹ: اس قسم کے کی لوگر آپ کے کمپیوٹر کی تصاویر اتار اتار کر اپنے اندر محفوظ کرلیتے ہیں۔

کی سٹروک لوگر کا استعمال: آج کل ہر انٹرنیٹ یوزر کوئی نہ کوئی میل سروس، چیٹنگ میسنجرز، یا سوشل نیٹ ورک سے منسلک ہے۔ان تمام سروسز میں ہر یوزر کا ایک آئی اور پاسورڈ ہوتا ہے۔ جسے درج کرنے سے وہ اپنے اکاؤنٹ میں چلا جاتا ہے۔

ہم یہاں کی لوگنگ کا ذکر رہے ہیں جسکا سے آپ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ اکثر آپکا ان سروسز کا پاسورڈ ہیک ہوجاتا ہے۔اور ہیکر آپ کا اکاؤنٹ غلط استعمال کرسکتا ہے۔ جس سے آپ کو کافی نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے۔کی لوگر سافٹ ویئرز اکثر انٹرنیٹ کیفیز، کالجز اور یونیورسٹیز میں انسٹال ہوتے ہیں۔یا اکثر والدین اپنے بچوں کی نقل وحمل نوٹ کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

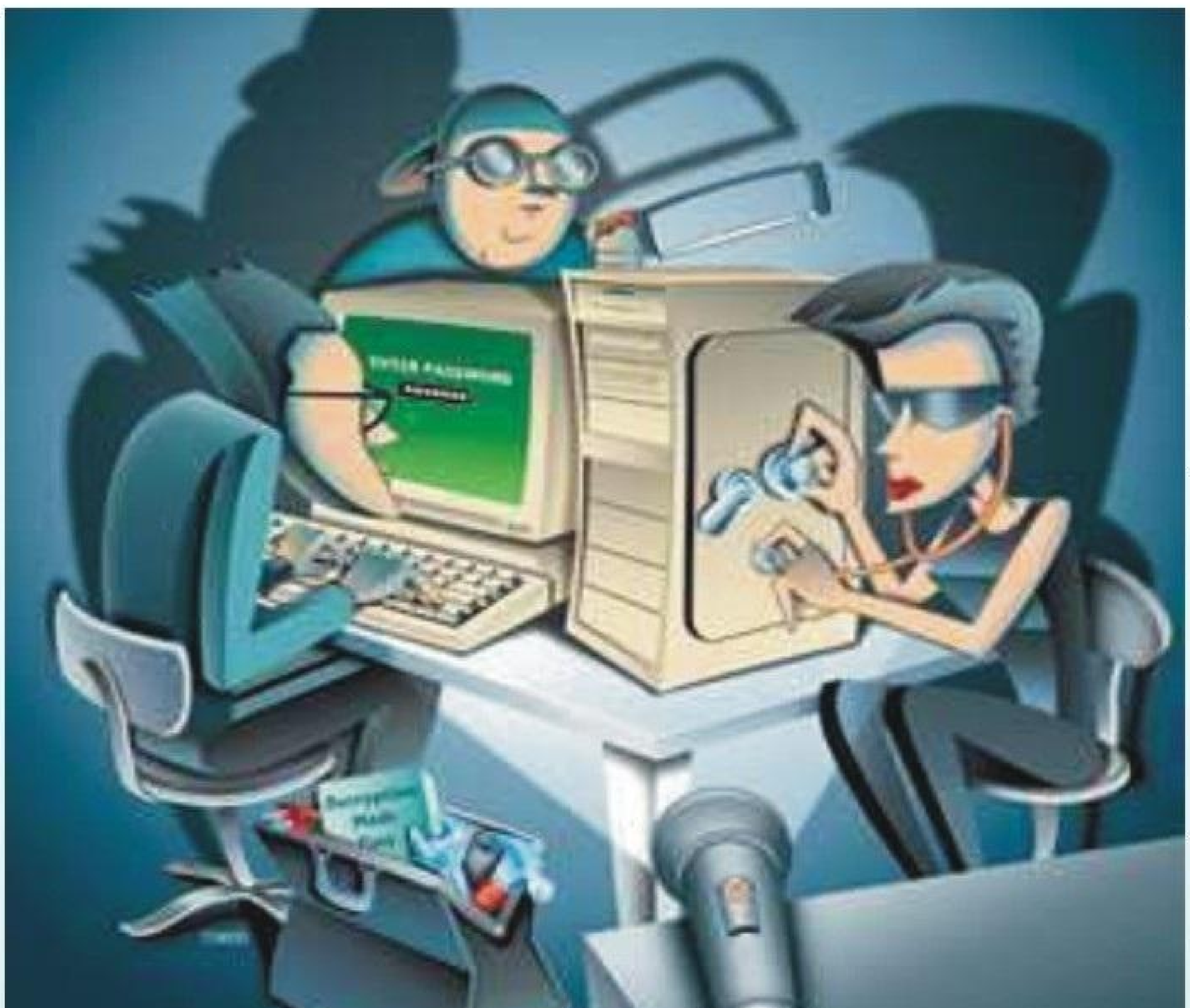

لہذا انٹرنیٹ کیفیز، کالجز اور یونیورسٹیز میں سب سے زیادہ ڈر ہوتا ہے کہ کی سٹروک لوگر کے ذریعہ کوئی آپ کا پاسورڈ ہیک نہ کرلے۔

کی سٹروک لوگر سے بچنے کا طریقہ: کی سٹروک لوگر سے بچنے کا ایک بڑا آسان طریقہ ہے جب آپ اپنا پاسورڈ لکھیں تو ON SCREEN KEYBOARD کھولیں جو کہ ہے ونڈوز میں موجود ہوتا ہے۔اس سے کی سٹروک لوگر آپ کا پاسورڈ نہیں پکڑ سکے گا۔

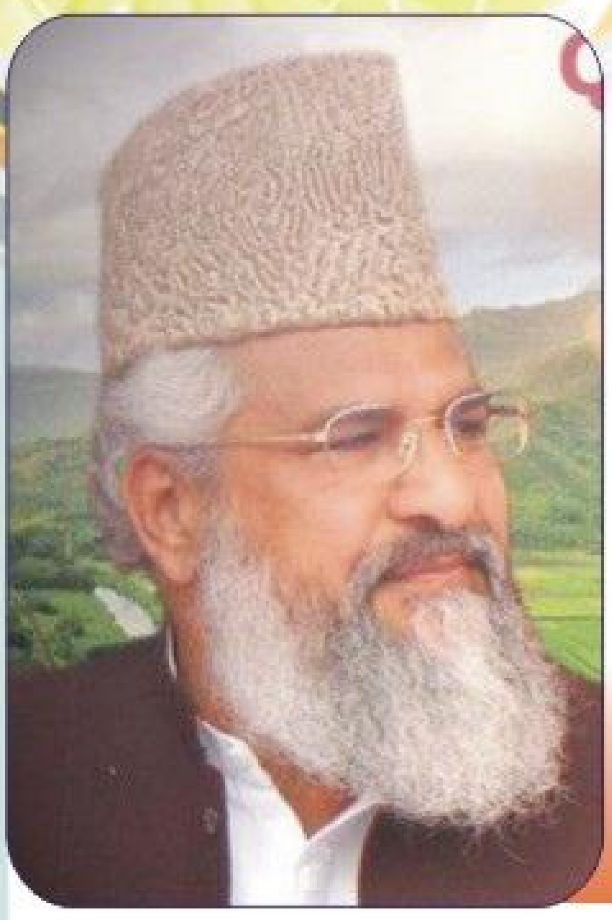

تنظیموں پر پابندی

قاسم فاروقی میڈیا کوآرڈی نیٹر اہلسنت والجماعت پنجاب

جمعہ 9 مارچ کو بی بی سی کے کی شائع کردہ رپورٹ نے ملک بھر میں ایک کھلبلی سی مچا دی تھی ، جس میں وزارت داخلہ کی جانب سے موصول ہونے والی ایک دستاویز میں یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ اہلسنت والجماعت سمیت 4 مذہبی تنظیموں پر انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت پابندی عائد کر دی گئی ہے۔اس نوٹیفکیشن میں یہ شبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اہلسنت والجماعت ماضی میں کالعدم سپاہ صحابہؓ کے نام سے کام کرتی رہی ہے جو پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث رہی ہے۔اس وجہ سے اس جماعت پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔یاد رہے کہ اہلسنت والجماعت حال ہی میں معرض وجود میں آنے والے اتحاد دفاع پاکستان کونسل میں کثیر کارکنوں کی وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے، دفاع پاکستان کونسل نے لاہور، اسلام آباد، ملتان، کراچی اور کوئٹہ میں بہت بڑے اجتماعات منعقد کیے تھے، جس پر نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں سمیت امریکہ نے بھی سخت تشویش کا اظہار کیا تھا۔اور ملک کی بعض عاقبت نا اندیش مذہبی تنظیموں نے زبان و بیان کے ہتھکنڈے استعمال کر کے اس کا راستہ روکنے کی بھی کوشش کی، لیکن وہ کوشش اس وقت ناکام و نامراد ہوئی جب امریکی سفارت خانے کی جانب سے ایک رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا کہ پاکستان کی ایک مذہبی جماعت کو مخصوص مقصد کے لئے امریکہ کی جانب سے ڈالر عطا کیے گئے ہیں۔جس سے مذہبی لبادے میں ملبوث نام نہاد محبّ وطن چہرے قوم کے سامنے عیاں ہو گئے۔

وزارت داخلہ کی جانب سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے بعد اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے اس بالکل لاعلمی کا اظہار کیا اور کہا کہ اہل سنت والجماعت ایک مذہب کا نام ہے اور دنیا کا کوئی قانون کسی مذہب پر پابندی لگانے کی اجازت نہیں دیتا۔اہل سنت والجماعت پر وفاقی وزارت داخلہ کی جانب سے پابندی کا فیصلہ انتہائی غلط ہے اور ہم اسکی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔حکومت ایسے اقدامات کر کے اہل سنت کے ساتھ ناروا سلوک کرنے کی مرتکب ہو رہی ہے۔اس سے قبل ہماری مذہبی جماعت سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام لگا کر پابندی لگائی گئی تھی، لیکن حکومت دس سال گزر جانے کے باوجود ہمارے اوپر دہشت گردی یا ملک دشمنی کا الزام ثابت نہیں کر سکی۔اب ایک مرتبہ پھر دہشت گردی کا الزام لگا کر اہل سنت پر پابندی آئین اور قانون کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والی بات ہے۔حکومت سپریم کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ میں سپاہ صحابہ پر پابندی کے زیر سماعت مقدمے میں ہمارے اوپر لگائے جانے والے دہشت گردی کے الزامات کو ثابت کرے، ہم ہر طرح کی سزا اور پابندی قبول کریں گے۔ان دنوں ہمارے اوپر پابندی لگانے کا مطلب امریکہ کی خوشنودی ہے کیونکہ ہم پاکستان کا دفاع کر رہے ہیں اور ہمارا دفاع کرنا امریکہ کو ہضم نہیں ہو رہا اور وہ مسلسل پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ہم نے اپنے کارکنوں کو تمام کاموں سے ہٹا کر دفاع پاکستان پر لگایا ہے، جس سے کراچی

سے خیبر تک پاکستان زندہ باد کے ساتھ ہلالی پرچم بھی بلند ہوا ہے، اور ہم نے بلوچستان میں APC منعقد کی تھی جس کے بعد دفاع پاکستان کونسل کے تحت ملک بھر میں آج ہی 9 مارچ کو بلوچ بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے طور پر منایا گیا ہے۔اور پورا ملک اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ بلوچستان کی عوام کو ملک کے خلاف کون استعمال کرنا چاہتا ہے، دفاع پاکستان کونسل اپنا امن کا پیغام لے کر بلوچستان پہنچ چکی ہے، دفاع پاکستان کونسل کی پرامن جدوجہد کو برداشت نہیں کیا جارہا اور کچھ طاقتیں ہمیں دہشت گردی کی طرف دھکیل کر اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتی ہیں جسے ہم پورا نہیں ہونے دیں گے۔ہم ملک میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ، تحفظ ناموس صحابہؓ اور دفاع پاکستان کی پرامن کوششیں کررہے ہیں اور کوئی پابندی ہمیں ان کاموں سے نہیں روک سکتی۔

دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق، جماعۃ الدعوۃ کی امیر حافظ محمد سعید، جماعت اسلامی کے سید منور حسن ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عصمت اللہ، انصار الامۃ کے مولانا فضل الرحمٰن خلیل، پیر سید محفوظ مشہدی، اعجاز الحق سمیت تمام مرکزی رہنماؤں نے اس کی بھرپور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس حکومتی فیصلے کو مسترد کرتے ہیں، اس وقت ملک بیرونی طاقتوں کے نرغے میں ہے۔اور دفاع پاکستان کونسل میں شامل جماعتوں کو بیرونی ایماء پابندی لگا کر دفاع پاکستان سے روکنا چاہتے ہیں۔دفاع پاکستان کونسل کے رہنماء پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ طاہر محمود اشرفی نے ایک نجی tv چینل پر وزیر داخلہ رحمٰن ملک کو مناظرے کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ رحمٰن ملک اہلسنت والجماعت پر کبھی دہشت گردی ثابت نہیں کرسکتا۔جس کے بعد وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی اور علامہ طاہر محمود اشرفی کو ٹیلی فون پر کہا کہ اہلسنت والجماعت محبّ وطن لوگوں کی جماعت ہے، میری جانب سے جاری ہونے والا نوٹیفکیشن جعلی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، ہم اس کی تحقیقات کر کے مجرموں کے خلاف کاروائی کریں گے۔

12 مارچ کو ملک کے نامؤر اخبار ڈیلی ''نوائے وقت'' نے اداریہ میں تحریر کیا کہ وزارت داخلہ کی جانب سے اہلسنت والجماعت پر پابندی لگا کر حکمران امریکی خوشنودی حاصل کر کے ملک میں نیا فساد کرنا چاہتے ہیں؟ دفاع پاکستان کونسل میں شامل ہونے سے پہلے تک اہلسنت والجماعت کی سرگرمیاں کبھی حکومتی نظر میں قابل اعتراض نہیں رہیں اس لیے بادی النظر میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ اہلسنت والجماعت پر پابندی امریکی دباؤ کے تحت عائد کی گئی ہے اور اس پر پابندی کا جو جواز پیش کیا گیا ہے وہ کسی صورت قرین قیاس نہیں، کیونکہ اہلسنت والجماعت آج تک کسی انتہا پسندانہ سرگرمی یا فرقہ واریت میں ملوث نہیں رہی اور نہ ہی دفاع پاکستان کونسل بننے سے پہلے اس جماعت پر کسی دہشت گرد تنظیم یا کسی گروپ سے کسی قسم کے الزام یا رابطے کا تعلق سامنے آیا ہے۔یہ جماعت بلاشبہ پاکستانی مسلمانوں کی غالب اکثریت کی نمائندہ جماعت ہے جو تبلیغ و ترویج اسلام کے ساتھ ساتھ ہمیشہ مسلم امہ کے اتحاد و یکجہتی کے لئے بھی سرگرم رہی ہے۔اس تناظر میں اہلسنت والجماعت پر پابندی اسلامیان پاکستان کی دل آزاری اور انہیں مشتعل کر کے اک نیا فساد کھڑا کرنے کی سازش معلوم ہوتی ہے۔

دفاع پاکستان کونسل وہ اتحاد ہے جس کا قیام صرف اور صرف وطن عزیز کی سلیت کے خلاف امریکی بھارتی سازشوں اور دیگر دشمن ممالک کے جارحانہ عزائم کو بھانپ کر اور حکمرانوں کو دفاع وطن کی ذمہ داریوں سے غافل پا کر اسلامیان پاکستان میں شعور و

بیداری کی لہر پیدا کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا تھا، جس کی بھرپور پذیرائی کے بعد امریکہ کو سخت تشویش لاحق ہوئی ان کا تعلق طالبان، القاعدہ ،اور دیگر کالعدم تنظیموں سے ثابت کیا جانے لگا اور اسلام آباد کانفرنس میں وزارت داخلہ کی جانب سے علامہ محمد احمد لدھیانوی، حافظ محمد سعید اور ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں پر پابندی عائد کردی اور اطلاعات کے مطابق اسلام آباد کی داخلی وخارجی چوکیوں پر ان کی تصویریں آویزاں کردی گئیں تھیں۔ یقیناً جس کا مقصد امریکہ کو اپنی تابعداری کا یقین دلانے کے علاوہ کچھ نہیں۔

یہ طوفان تو وزیرداخلہ کی وضاحت سے تھم گیا، لیکن قابل تشویش معاملہ یہ ہے کہ وہ کون سے عناصر ہیں جنہوں نے وزیرداخلہ کے علم میں لائے بغیر اتنا بڑا اقدام اٹھایا کہ جس کی وضاحت وزیرداخلہ کو خود کرنی پڑی۔ اور کیا اس میں ملوث عناصر بھی بے نقاب ہو پائیں گے یا یہ وعدہ بھی وزیرداخلہ کے وعدوں میں شامل ہوجائے گا۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ بھی سنا جارہا ہے کہ یہ پابندی عوامی ردعمل کو دیکھنے کے لئے ''کول ٹیسٹ'' تھی۔ جسے عوام نے یکسر مسترد کردیا۔ اور اہم بات یہ ہے کہ اسی دن وزیرداخلہ عبدالرحمٰن ملک گلگت میں تھے، جہاں پر اہل تشیع کا دیرینہ مطالبہ کہ ان کا

نصاب تعلیم مسلمانوں سے علیحدہ بنایا جائے، جس میں قرآنی آیات، اصحاب رسول ﷺ کے نام و واقعات حذف کردیئے گئے ہیں۔ پیش کیا اور وزیرداخلہ نے اس مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے فوری نوٹیفکیشن جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔ جبکہ یہ نصابی معاملہ وزارت داخلہ کا نہیں بلکہ صوبائی معاملہ ہے۔ جس کے ردعمل میں ماضی کی طرح اہلسنت والجماعت ہی نے احتجاجی آواز بلند کرنی تھی اس سے ان کی توجہ ہٹانے کے لئے پابندی کا پروپیگنڈہ بنایا گیا تھا۔ لیکن اہلسنت والجماعت نے اس پر حکومت وقت کو متنبّہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے ملک میں کوئی ایسا تعلیمی نصاب قبول نہیں کیا جائے گا جس میں قرآنی آیات اور صحابہ کرامؓ کے حالات و واقعات خارج کردیئے جائیں۔ آج ہماری قوم کے لئے سب سے بڑا سانحہ یہ ہے کہ آج تک ہم اپنے ملک کے لئے ایک نصاب تعلیم وضع ہی نہیں کرسکے جسے ہم پورے ملک پر لاگو کرسکیں۔ وزیرداخلہ ایسا اقدام نہ اٹھائیں جس سے ملک میں مزید فرقہ واریت کا ناسور اور انتشار پھیلے۔ اور ملک دشمن عناصر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہوسکیں۔

☆ وزیرداخلہ عبدالرحمٰن ملک نے کالعدم تنظیموں سے مشروط مذاکرات کا عندیہ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان سمیت سب کالعدم تنظیمیں ہتھیار پھینک دیں سب سے پابندی اٹھالی جائے گی، ملک میں شیعہ سنی کوئی اختلاف نہیں۔ جس پر اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ ''ہم اول روز سے یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ تنظیموں پر پابندی مسئلے کا حل نہیں

ہے۔یہ بات ٹھیک ہے کہ ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث لوگوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جانی چاہیے مگر یہ فیصلہ مکمل تحقیقات کے بعد کیا جانا چاہیے تھا کہ کون ملک دشمن ہے اور کون محبِّ وطن۔ جولوگ پاکستان کے دفاع کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہوں اور اسلام کے بعد پاکستان کو اپنا سب بلکہ پاکستان کو مسجد کا درجہ دیتے ہوں وہ پاکستان کے دشمن کیسے ہوسکتے ہیں۔وزیر داخلہ کا کالعدم جماعتوں سے مشروط پابندی ہٹانے کے متلق بیان ایک اچھی پیش رفت ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مذاکرات کیے جائیں اور ہمارا مؤقف سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ بلاسوچے سمجھے اور کسی کی بات سنے بغیر کسی جماعت کو کالعدم قرار دینے سے مسئلہ وقتی طور پر دب تو سکتا ہے ختم نہیں ہوسکتا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وزیر داخلہ بلاتفریق تمام کالعدم جماعتوں سے مذاکرات کریں اور مذاکرات کے ذریعے ہی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ شیعہ وسنی لڑائی کے متعلق یہ کہنا کہ ہے ہی نہیں یہ حقائق پر پردہ ڈالنے والی بات ہے البتہ اس لڑائی کے خاتمہ کیلئے ہم حکومت کے ساتھ بھر پور تعاون کرنے کو تیار ہیں جبکہ حکومت اس لڑائی کے خاتمہ کیلئے مخلص ہو۔انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ رحمان ملک کے دور میں مذاکرات کے بعد کالعدم جماعتوں سے پابندی کا خاتمہ اور شیعہ وسنی لڑائی کا پائیدار حل ایک اچھا تاریخی کارنامہ ہوگا‘‘۔

ملک میں جاری فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن نظر نہیں آرہا اس لیے کہ مذہبی فرقہ واریت کے لبادے میں سیاسی منافرت سرایت کر چکی ہے، لیکن اس سے لگائی جانے والی آگ میں کمی بحرحال ممکن ہے۔ بشرطیکہ حکومت وقت اسے حل کرنے میں سنجیدہ ہو۔ مذہبی فرقہ واریت کے پھیلنے کی بنیادی وجوہات میرے خیال کے مطابق فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والا لٹریچر، سی ڈیز، نام نہاد علماء و ذاکرین کی تقاریر ایک دوسرے کے خلاف آئے روز جلسے، جلوس اور آئے دن ایک دوسرے کو دیئے جانے مناظرے کے چیلنجز شامل ہیں۔

کوئی بھی ناپختہ ذہن جب کسی بھی ذریعے سے ایسا مواد پڑھتا یا سنتا ہے تو دوسرے کے خلاف نفرت کا اک طوفان کھڑا ہوجاتا ہے، ناپختہ ذہن ہی کیا اگر کوئی صاحب تحمل و برداشت بھی یہ مواد پڑھ لے یا سن لے تو اس کا دماغ پڑھنے لگتا ہے اس کی مثال دیکھنا چاہو تو یوٹیوب پر سرچ کرلیں جہاں انتہائی معزز و مکرم شخصیات کے بارے میں ایسا کچھ دیکھنے اور سننے میں ملے گا کہ جسے برداشت کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ ملک میں مسلکی اختلاف پر چھپنے والی کتابوں خصوصا لٹریچر، کتابچوں اور پمفلٹ کے لئے ایک متفقہ علماء کرام کی کمیٹی قائم کی جائے اس کی اجازت کے بغیر تمام کتب پر پابندی عائد ہونی چاہیے، بیرونی ممالک کے سفارتخانوں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ ان کے ذریعے کوئی کتاب و مواد ملک میں نہ آئے۔اور ماضی میں فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے جو تنظیمیں اور کمیٹیاں بنائی گئی تھی مثلا متحدہ علماء بورڈ، ڈاکٹر اسرار احمد کمیٹی ان کی مرتب کردہ سفارشات پر جانبین کو پابند بنایا جائے۔ ملک میں جاری تمام جلسے، جلوسوں کو ان کی عبادتگاہوں تک محدود کیا جائے۔ وقت کا پابند بنایا جائے۔ ملکی حالات بھی اس کے متقاضی ہیں اور کسی ملک بھی عبادات عام شاہراوں پر نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے کہ اگر خلوص نیت سے ان پر ہی عمل کرلیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم آنے والے چند سالوں میں اپنے ملک کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔لیکن اس کے لئے خلوص نیت شرط ہے اور یقین کامل ہے کہ خاتم النبین ﷺ کی امت میں ایسے افراد ہیں کہ جن کی نیتوں کے اخلاص پر شک نہیں کیا جاسکتا۔

ماھنامہ

ابلاغِ حق

آن لائن انٹرنیٹ پہ اہل حق کی

سرگرمیوں کا ترجمان ہی نہیں

بلکہ

ایک تربیت گاہ ہونے کے ساتھ ساتھ فکری اور اصلاحی تحریک بھی ہے!

آیئے

آپ بھی اس تحریک میں اپنا حصہ ڈالئے

اپنے فکری، اصلاحی اور تربیتی مضامین کے ذریعے!

اپنی تجاویز و آراء کے ذریعے!

اپنی ویب سائٹ پر ابلاغ حق کا لنک لگا کے
(اگر آپ کسی ویب کے ایڈمن ہیں تو)

اپنے حلقہ احباب میں زیادہ سے زیادہ متعارف کروا کے!

اپنی تمام کاوشیں اس ایڈریس پہ میل کریں

ablaghehaq@gmail.com